ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتٰبَ الَّذِيْنَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا

الحدیث: اُنزل القرآن علی سبعۃ احرف

اَلْفَوَائِدُ الْمُحِبِّيَة

الجزء الاول

www.KitaboSunnat.com

مؤلفہ

حضرت مولانا حافظ قاری انیس احمد خان صاحب فیض آبادی

محشی

جناب قاری محمد صدیق صاحب

ناشر

مدرسہ انیس القرآن جلاسی، اسلام پور، ہوڑہ، مغربی بنگال

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتٰبَ الَّذِيْنَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا

الحدیث: اُنزل القرآن علی سبعة احرف

اَلْفَوَائِدُ الْمُحِبِّيَة

الجزءُ الاوّل

فلاحی کتب خانہ

مؤلفہ

حضرت مولانا حافظ قاری انیس احمد خان صاحب فیض آبادی

محشی

جناب قاری محمد صدیق صاحب

ناشر

مدرسہ انیس القرآن جلاسی، اسلام پور، ہوڑہ، مغربی بنگال

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تفصیلات

نام کتاب : الفوائد المحبیّۃ

مؤلف : جناب حافظ قاری مولانا انیس احمد خان صاحب

محشی : قاری محمد صدیق صاحب زید مجدہ

کمپوٹر کتابت : ایم. اے. فلاحی۔لاجپوری۔ مقام: ترکیسر

طباعت : باراول ۱۰۰۰

: بار دوم ۱۰۰۰

: بارسوم ۱۰۰۰

: بارچہارم ۱۰۰۰

زیراہتمام : قاری مفیدالاسلام صاحب

ناشر : مدرسہ انیس القرآن جالالسی، کلکتہ، بنگال

﴿ ملنے کا پتہ ﴾

Qirat Academy

At. & Po. Tadkeshwar-394170
Distt. Surat, Gujarat (INDIA)
91-9825364632

مطبع: بھارت آفسیٹ، دہلی۔۶

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
(۱)	مصنف کے مختصر حالات	۷
(۲)	پیش لفظ	۱۱
(۳)	بدور سبعہ اور ان کے رواۃ کا بیان	۱۵
(۴)	رموز کلمی کا بیان	۱۷
(۵)	رموز حرفی مرکب کا بیان	۱۸
(۶)	اختلاف قراءت کی حقیقت کا بیان	۱۹
(۷)	اختلاف قراءت کے فوائد کا بیان	۱۹
(۸)	قراء اور فقہاء کے اختلاف کے فرق کا بیان	۲۰
(۹)	حدیث "سبعہ احرف" کا بیان	۲۰
(۱۰)	صحابہ کرام اور تابعین میں سے شیوخ قراءت	۲۲
(۱۱)	خادمان قرآن مجید کی فضیلت کا بیان	۲۳

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۱۲)	قراءت، روایت، طریق، وجہ، خلاف جائز، خلاف واجب کا بیان	۲۳
(۱۳)	ضدیت اور تقابل والے اختلاف قراءت کے اضداد کا بیان	۲۴
(۱۴)	بیان آداب متعلمین	۲۵
(۱۵)	فن قراءت کی تعریف اور اس کے موضوع کا بیان	۲۶
(۱۶)	فن قراءت کو استاذ حاذق سے سیکھنے کا بیان	۲۶
(۱۷)	بسملہ بین السورتین کا بیان	۲۷
(۱۸)	میم جمع کے صلہ کا بیان	۲۸
(۱۹)	ادغام کبیر کا بیان	۲۹
(۲۰)	ادغام متقاربین کا بیان	۳۱
(۲۱)	ہائے کنایہ کا بیان	۳۴
(۲۲)	مدفرعی کا بیان	۳۵
(۲۳)	ایک کلمہ کے ہمزہ کا بیان	۳۶
(۲۴)	ہمزتین فی کلمتین متفق الحرکت کا بیان	۳۹

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۲۵)	ہمزتین فی کلمتین مختلف الحرکت کا بیان	۴۰
(۲۶)	ہمزۂ منفرہ ساکنہ ومتحرکہ کا بیان	۴۱
(۲۷)	ہمزۂ منفردہ متحرکہ مفتوحہ کا بیان	۴۲
(۲۸)	ہمزۂ متحرکہ ماقبل ساکن کے نقل حرکت کا بیان	۴۲
(۲۹)	تحقیق وسکتہ کا بیان	۴۳
(۳۰)	وقف حمزہ وہشام کا بیان	۴۴
(۳۱)	ترقیق راء کا بیان	۴۹
(۳۲)	تغلیظ لام کا بیان	۵۰
(۳۳)	خلف کے ادغام تام کا بیان	۵۱
(۳۴)	امالہ کی تعریف اور اسکے اقسام کا بیان	۵۱
(۳۵)	امالۂ کبری اور تقلیل کا بیان	۵۲
(۳۶)	ان کلمات کے امالہ کا بیان جو بوجہ کسرہ ہو	۵۴
(۳۷)	مختصات دوری علی کا بیان	۵۵

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(٣٨)	افعال عشرہ کے الفات متوسطہ کے امالہ کا بیان	٥٥
(٣٩)	مختصات ابن ذکوان کا بیان	٥٦
(٤٠)	کلمہ راء کے امالہ کا بیان	٥٦
(٤١)	ہائے تانیث کے امالہ کا بیان	٥٧
(٤٢)	یائے اضافت کا بیان	٥٧
(٤٣)	یاءات زوائد کا بیان	٥٨
(٤٤)	وقف علی مرسوم الخط کا بیان	٥٨
(٤٥)	ترتیع کا بیان	٥٩
(٤٦)	اختلاف قراءت وروایات کو جمع کرکے پڑھنے کا بیان	٦٠
(٤٧)	ترتیب رجال اور طریقۂ جمع الجمع کا بیان	٦٠

پی ڈی ایف کنندہ نوید فلاحی مونڈلہ
کلاں ضلع سیہور ایم پی الھند

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مصنفؒ کے مختصر حالات

یو، پی کے ضلع فیض آباد کے ایک چھوٹے سے قریہ جگن پور میں تین سو سال پہلے راجپوت خاندان کے ایک شخص رائے بسائی سنگھ کو اللہ تعالی نے اسلام کی دولت سے مشرف فرمایا، اس شخص نے اپنا اسلامی نام بھیکن خان رکھا، اسی کی نسل میں ایک ایسا صالح فرزند پیدا ہوا جس نے انتہائی غربت اور پریشانیوں کے باوجود تحصیل علم کیا، دیوبند سے فراغت حاصل کی، اور فن قراءت وتجوید میں کمال پیدا کیا، ابتداء میں اپنے وطن جگن پور گھر کے چبوترے پر بیٹھ کر قریہ کے بچوں کو برسوں قرآن پاک کی تعلیم دی، پھر برما کا سفر مقدر ہوا، وہاں قیام کے دوران علوم دینیہ کی ترویج کی، بدعات کے خلاف ہزاروں فتاویٰ مرتب کر کے شائع کئے، کئی کتابیں لکھیں، یہ مردِ درویش حضرت شیخ الہندؒ سے بیعت تھا، اور مسلک دیوبند کا عاشق، ورع وتقوی میں منفرد، اخلاص وللّٰہیت کا پتلا، خوش اوقات، اتباع سنت میں بے مثال، جس کے نقوش رہتی دنیا تک اہلِ علم کے اذہان وقلوب پر مرتسم رہیں گے، جسے علمی دنیا حضرت مولانا عبدالرؤف خاں صاحبؒ جگن پوری کے نام سے جانتی ہے۔ اسی مردِ خدا کے گھر ایک بچہ پیدا ہوا جو اس کا اکلوتا بیٹا تھا جس کو خود اس نے پالا پوسا پڑھایا اور تربیت دی، اس تربیت کا اس پر کچھ ایسا رنگ چڑھا کہ وہ اپنے والد کا نمونہ بن گیا۔

بچپن ہی میں شفیق ماں کے سایہ سے محروم ہوگیا، ابھی سِن بلوغ کو بھی نہیں پہنچا تھا کہ یہ مربی باپ بھی رخصت ہوگیا جو اس کے لئے سب کچھ تھا، اس بے سرو سامانی میں کچھ دکھلائی نہیں دیتا تھا کہ کیا کرے کہاں جائے، کسی کی ترغیب پر تحصیل علم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے لئے سفر کیا، چند سال اس طرح گزرے کہ دوستوں اور اپنوں نے اس غربت کے مارے اور پرانی وضع قطع کے طالب علم کو اتنا ستایا کہ اس دور کے حالات سن کر کلیجہ منہ کو آتا ہے۔ بالآخر کسی طرح دیوبند پہنچنے میں کامیابی ہوئی اور وہاں تعلیم مکمل کی، باپ کی وراثت فنِ قراءت تھی، لہٰذا اس میں جان توڑ کر محنت کی، مرحوم قاری حفظ الرحمٰن صاحب سے حفص کے علاوہ سبعہ کی بھی تکمیل کی مگر اس فن کی پیاس باقی تھی، دیوبند سے لکھنؤ آیا، یہاں مدرسہ فرقانیہ جو اس وقت فنِ قراءت کا مشہور مدرسہ تھا، وہاں ماہر اساتذۂ کرام سے سبعہ عشرہ کی اہم کتابیں پڑھیں، پورے قرآن کا اجراء کیا، اور طویل مدت اس کی تحصیل میں خرچ کی، پھر اسی ادارہ میں مجود کی حیثیت سے خدمت شروع کی، دس سال تک اس ادارے میں خدمت انجام دی۔

ادھر گجرات میں فلاح دارین ترکیسر کے مہتمم حضرت مولانا عبداللہ صاحب کاپودروی کو اپنے ادارے میں شعبۂ قراءت کے لئے ایک ماہر استاذ کی ضرورت تھی، موصوف اس کے لئے ملک گیر دورہ کررہے تھے، اسی سلسلہ میں فرقانیہ جانا ہوا، دیکھا تو ایک قدیم وضع کا کرتہ پہنے، دوپلّی ٹوپی لگائے مغلئی پاجامے میں ملبوس ایک نوجوان دنیا سے بے رغبت، کم گو، ایک چھوٹے سے حجرے کی چٹائی پر بیٹھا فن کی باریکیوں سے طلبہ کو آگاہ کررہا ہے۔ گجرات تشریف لانے کو کہا گیا تو فرمایا اگر آپ کے یہاں طلبہ اس فن سے دلچسپی لیں تو خدمت سے انکار نہیں، بہرحال ترکیسر کا آب ودانہ لکھنؤ سے اٹھا لایا، ترکیسر آکر موصوف کے جوہر کھلے، پوری قوت کے ساتھ اس فن کو طلبہ میں مقبول بنانے کوشش کی۔ سبعہ کے اسباق جاری کئے، رائیہ، دُرہ، تیسیر کے اسباق بھی بعض طلبہ کو پڑھائے۔ قراء کی ایک بڑی جماعت تیار کی جو بالفعل تدریس کی اہلیت رکھتی تھی۔ ان میں سے بعض فی الحال بعض بڑے مدارس میں اس فن کے کامیاب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اساتذہ ہیں۔

اسباق کی خصوصیات

مرحوم کا طریقہ یہ تھا کہ طالبین صادقین اور متواضع طلبہ ہی کو پڑھانے کے قائل تھے۔ ان کو اپنے فن سے اتنی محبت تھی کہ وہ ہر ایک کو اتنی آسانی سے یہ فن دینے کے قائل نہیں تھے۔ وہ فرماتے تھے کہ یہ شریف علم شریف طلبہ ہی کو دیا جائے۔ اگر کوئی طالب علم صادق نظر آتا تو پھر خارج میں پڑھانے کے لئے تیار ہو جاتے اور اس سے بے حد تعلق رکھتے، اس کی عزت کرتے، اس کی مالی امداد بھی کرتے۔ وہ پرانی وضع کے آدمی تھے۔ شاگرد جب تک ایسا تعلق نہ رکھے جو ایک اطاعت شعار بیٹے کو باپ سے ہوتا ہے تب تک اس کو طالب علم ہی نہیں سمجھتے تھے۔ ان کا ماننا تھا کہ استاذ سے محبت ہی فیض کا ذریعہ ہوتی ہے۔ ان کو خود بھی اساتذہ کے ساتھ بے پناہ محبت تھی۔ نام آتے ہی رقت طاری ہو جاتی اور ان کے کمالات کا ذکر فرماتے۔ دوسری بات یہ تھی کہ وہ پورے قرآن مجید کا اجراء کرانے کے عادی تھے، تکمیل کے بعد ہی سند دینے کے قائل تھے۔ چنانچہ اس پر انہوں نے شدت سے عمل کیا۔ ان کے یہاں ریا نمود جیسے جلسے جلوس اور اسٹیج پر قراءت سے مکمل اجتناب تھا، اس کو پسند نہیں کرتے تھے۔ البتہ قرآنِ پاک کا اجراء مکمل ہو جانے پر بے حد خوش ہوتے تھے۔ اس موقع پر دعاء کا اہتمام کرتے، سب کو اجتماعی دعاء میں شریک کرتے اور اس مجلس میں حضور ﷺ کی نعت پڑھوانے کے شوقین تھے۔ مٹھائی سے بے حد رغبت تھی جب کہ وہ ان کے مرض میں شدید مُضر تھی۔

حضور ﷺ کی محبت مرحوم کے رو ئیں رو ئیں میں سمائی ہوئی تھی۔ سرکار کا نام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سنتے ہی زار و قطار رونے لگتے۔ اگر نام آئے اور کوئی درود نہ پڑھے تو آگ بگولہ ہو جاتے۔

مرحوم نے بڑی مفید کتابیں حفص، سبعہ، عشرہ کے طلبہ کرام کے لئے تصنیف فرمائیں اور آخری تصنیف ''شانِ مصطفیٰ'' دو جلدوں میں تقریباً ایک ہزار صفحات پر مشتمل بیماری کے ایام میں رات رات بھر جاگ کر تحریر کی، جس کی ہر سطر عشق مصطفیٰ میں ڈوبے ہوئے دل کی عکاسی کرتی ہے۔

مرحوم انتہائی گوشہ نشین، کم آمیز اور تنہائی کے خوگر تھے۔ پوری زندگی تجرد میں گذاری۔ اس معاملے میں وہ اپنے کو معذور جانتے تھے۔ شاید رات انہوں نے خدا کی عبادت کے لئے وقف کر رکھی تھی، اس میں دوئی گوارہ نہیں تھی۔

مرحوم نے بہت کم عمری میں انتقال فرمایا۔ شکر کے مہلک مرض نے بہت جلد ان کو نڈھال کر دیا تھا۔ علاج کرانے میں کوئی کسر نہ چھوڑی، البتہ پرہیز کے قائل نہ تھے۔ گذشتہ سال سے فلاحِ دارین سے گھر تشریف لے گئے، وہیں صاحبِ فراش رہے۔ ۱۶/نومبر ۱۹۹۰ء بروز جمعہ وقتِ موعود آپہنچا اور جان جانِ آفریں کے سپرد کر دی۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ.

﴿از مولانا سید ذوالفقار احمد صاحب گوالیاری
شیخ الحدیث دارالعلوم فلاحِ دارین ترکیسر گجرات﴾

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

پیش لفظ

آج سے تقریباً ۲۰/۲۲ بیس بائیس سال قبل اہل گجرات روایت حفصؒ کے ماسوا کسی قراءت سے واقف نہ تھے، حتی کے مدارس عربیہ میں بھی اس فن شریف کی تعلیم وتعلم کا کوئی خاص رواج نہ تھا، عوام کا تو ذکر ہی کیا؟ خواص بھی اس فن شریف سے ناواقف ونابلد تھے اور یہ سنت عظمیٰ کالمیت ہوچکی تھی، ان حالات میں مفکر ملت، ہم سب کے محسن ومربی رئیس الجامعہ حضرت مولانا عبد اللہ صاحب کاپودروی دامت برکاتہم کو اس سنتِ مردہ کے احیاء کا فکر دامنگیر ہوا، اور آپ نے ماہر فن مقری کی جستجو کے لئے طویل سفر کی صعوبتیں برداشت کیں، چنانچہ نصرت الٰہی شامل حال رہی اور ''جوئندہ یابندہ'' کے اصول پر آپ کی ملاقات سلسلۂ محبیہ کے روشن چراغ شیخ القراء حضرت الاستاذ جناب مولانا حافظ قاری انیس احمد خان صاحبؒ سے ہوگئی، حضرت قاری صاحبؒ سے بڑے اصرار کے ساتھ فلاح دارین کے لئے درخواست کی گئی جس پر قاری صاحبؒ نے فرمایا: اگر آپ کے یہاں کے طلبہ میں اس فن کی طلب دلچپی اور شوق ہے تو آسکتا ہوں، چنانچہ یہ نمونۂ سلف وبزرگ صفت مقری صرف اور صرف اسی فن کی اشاعت اور افراد سازی کی خالص نیت سے گجرات تشریف لائے، اور یہاں کے طویل قیام کے دوران مسلسل مبتلاءِ امراض رہنے کے باوجود اس فن شریف کی خدمت میں ہمہ تن مصروف رہے، اور مکمل یکسوئی کے ساتھ شب وروز درس وتدریس میں منہمک رہ کر ٹھوس خدمات انجام دیں، ان دنوں یہاں قراءت مختلفہ سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عام ناواقفیت تھی اور طلبۂ عزیز کے لئے یہ فن بالکل اجنبی اور غیر مانوس تھا، ادھر سبعہ متواترہ کے اصول وفروش کے لئے شاطبیہ جیسا اہم وادق قصیدہ من حیث المتن پڑھنا پڑھانا اساتذۂ کرام کا معمول رہا ہے، تو طلبہ کی سہولت کے پیش نظر آپ نے شاطبیہ کے اشعار میں بیان شدہ اصول وضوابط کو سہل ومختصر انداز میں بزبان اردو مرتب فرمایا جو "الفوائد المحبیة" کے نام سے موسوم ہے، اور ابتداءً اسی کو حفظ کرانا معمول رہا جس سے اجراء سبعہ بہت سہل ہو جاتا ہے، پھر شاطبیہ ورائیہ جیسے سخت متون کو اپنے نرالے وسہل ترین انداز میں پڑھاتے تھے، ادھر چونکہ زیر نظر رسالہ "الفوائد المحبیة" پہلے ہی یاد کر چکے ہوتے تو جہاں اجراء سبعہ میں اس سے بڑا تعاون ملتا تو وہیں شاطبیہ کا سمجھنا بھی کافی سہل ہو جاتا، انہیں دنوں اس ناقص کے دل میں ان قواعد کو ان کی اصل یعنی شاطبیہ سے استخراج کا داعیہ پیدا ہوا اور وقف حمزہ وہشام تک کام کرلیا، پھر جب قاری صاحبؒ کو دکھایا تو آپ نے خوب حوصلہ افزائی فرمائی اور جلد ہی تکمیل کیلئے فرمایا، جو آپ کی خورد نوازی کی بات تھی مگر مشیت الٰہی کے تحت وہ کاغذات کسی سے گم ہو گئے، اس کے بعد طویل مدت تک اس طرف توجہ نہ ہو سکی لیکن بعض احباب کی محبت اور انکے بار بار مطالبہ کی برکت سے توفیق خداوندی شامل حال ہوئی اور اسی کریم ذات کی غیبی نصرت سے یہ کام آج سے تقریباً پانچ سال قبل پایۂ تکمیل کو پہنچا جو محض فضل خداوندی اور استاذ محترم کی توجہات کا ثمرہ ہے، وللہ الحمد۔

اس انطباق سے جہاں شاطبیہ کے سمجھنے میں مدد ملتی ہے وہیں اس سے اصول وضوابط کے استحضار میں خوب تعاون حاصل ہوتا ہے، نیز بوقت ضرورت اشعار شاطبیہ سے استشہاد بھی سہل ہو جاتا ہے۔

میں اس موقع پر اپنے مخلص وخلیق دوست جوان صالح جناب مولانا قاری محمد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یوسف صاحب (استاذ حدیث وتفسیر دارالعلوم فلاح دارین ترکیسر) کا دل سے شکر گذار ہوں آپ نے ہمیشہ کی طرح اس رسالہ کی صفائی میں کافی سے زیادہ تعاون فرمایا۔

نیز مدرسہ انیس القران جس کا نام انیس القرآن حضرت قاری صاحبؒ کی طرف انتساب کرتے ہوئے رکھا گیا ہے اور اس کے بانی مبانی ومسئول عام عزیزم جناب قاری مفیدالاسلام صاحب کلکلوی سلمہٗ (استاذ شعبۂ تجوید وقراءت فلاح دارین ترکیسر) کا بھی شکر گذار ہوں کہ منطبق رسالہ جو پانچ سال سے مسودہ کی صورت میں تھا اپنے ادارہ انیس القرآن کی طرف سے اس کی طباعت کا انتظام فرمایا اور یہ بھی انیس القرآن کے لئے شرف کی بات ہے کہ علوم انیسی کے ایک حصہ کی نشر واشاعت من جانب اللہ اس کے حصہ میں آئی، درحقیقت فن تجوید وقراءت سے عوام وخواص کی بے توجہی کے دور میں اس مردہ سنت کی احیاء کے لئے یہ ایک بڑا تعاون ہے۔
فجزاہم اللہ تعالی احسن الجزاء اخیر میں دعا گو ہوں کہ اللہ تعالی اس رسالہ کو شرف قبول بخشے اور ہم سب کے لئے ذریعۂ نجات بنائے، آمین۔

محتاج دعاء

محمد صدیق سانسرودی (فلاحی)

خادم القرآن دارالعلوم فلاح دارین

ترکیسر، سورت، گجرات، الہند

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ أَنْزَلَ الْقُرْاٰنَ بِاَیْسَرِ الْوُجُوْهِ، وَاَفْصَحِ اللُّغَاتِ، وَتَعَبَّدَنَا بِتَحْرِیْرِهٖ وَاِتْقَانِ اَوْجُهِهٖ وَقِرَاءَتِهٖ ، وَجَعَلَ ذٰلِكَ مِنْ اَعْظَمِ الْقُرُبَاتِ ، الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَحْمَةِ الْمُهْدَاةِ ، سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ ﷺ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ ، الْبَدَرَةِ التُّقَاةِ.

امابعد ! فَیَقُوْلُ الْعَبْدُالْمُفْتَقِرُاِلَی اللّٰهِ الصَّمَدِ، انیس احمد خان الفیض آبادی عفا اللّٰه عنه بِمَنِّهٖ وَ كَرَمِهٖ.

جان تو اے عزیز! جَعَلَنِیَ اللّٰهُ وَاِیَّاكَ مِنَ الْعِصَابَةِ النَّاجِیَةِ وَمَنَحَنِیْ وَاِیَّاكَ فِیْ جَمِیْعِ الْاَحْوَالِ اللُّطْفِ وَالْعَافِیَةِ .

مثل قراءت سیدنا امام عاصم کوفی رضی اللہ عنہ بروایت حفص، دیگر قراءات و روایت یعنی طریق ادابھی زبان مبارک ﷺ سے منطوق اور سنت متبعہ ہے، صحابۂ کرامؓ کے برگزیدہ گروہ نے بارگاہِ رسالتؐ سے سیکھا اور تابعین عظام کو سکھایا، اکابر امت نے ان قراءات کو کتابوں میں مدون فرما کر احسان عظیم فرمایا، جزاهم اللّٰه عنّا وعن جمیع المسلمین .

اس دور میں یہ سنت مردہ ہو چکی ہے، لہٰذا طالبانِ علوم دینیہ پر ضروری ہے کہ اس سنت کو زندہ کرنے کے لئے مستعد ہو کر الماهر بالقران کے زمرے میں داخل ہو کر فلاحِ آخرت حاصل کریں۔

اب جان لے تو، اے طالبِ قراءات کہ تابعین اور تبعِ تابعینؒ میں سے جن بزرگوں نے تمام چیزوں سے اعراض کر کے اپنے آپ کو خدمتِ قرآن مجید کے لئے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

وقف کردیا ہے اور ان قراءاتِ متواترہ کے ضبط و حفظ، تعلیم و تعلم میں پورا اپنا حصہ صرف کیا، ان ائمہ قراءات کو بدورِ سبعہ کہتے ہیں۔[1]

بدورِ سبعہ کے دو دو رواۃ بھی ہیں جن اکابر سے ان بدورِ سبعہ کی روایت کردہ قراءات کی اشاعت ہوئی ہے، ان کو نجوم کہتے ہیں۔[2]

بُدورِ سبعہ اور ان کے رُواۃ کا بیان

بدورِ سبعہ میں (اول) امام سیدنا نافعؒ مدنی ہیں[3] اور ان کا رمز ''الف'' ہے اور ان کے دو راوی قالونؒ اور ورشؒ ہیں، ان کا رمز ''ب اور ج'' ہے۔[4]

(دوسرے) امام سیدنا ابن کثیرؒ مکی ہیں اور ان کا رمز ''د'' ہے اور ان کے دو راوی بزیؒ[5] اور قنبلؒ ہیں اور ان کا رمز ''ہ اور ز'' ہے۔[6]

(تیسرے) امام سیدنا ابوعمروؒ[7] بصری ہیں ان کا رمز ''ح'' ہے اور ان کے دو

---

[1] فَمِنْهُمْ بُدُوْرٌ سَبْعَةٌ

[2] لَهَا شُهُبٌ عَنْهَا اسْتَنَارَتْ

[3] فَأَمَّا الْكَرِيْمُ السِّرُّ فِي الطِّيْبِ نَافِعٌ فَذَاكَ الَّذِي اخْتَارَ الْمَدِيْنَةَ مَنْزِلًا

[4] وَقَالُوْنُ عِيْسٰى ثُمَّ عُثْمَانُ وَرْشُهُمْ

[5] وَمَكَّةُ عَبْدُ اللّٰهِ فِيْهَا مُقَامُهُ هُوَ ابْنُ كَثِيْرٍ كَاثِرُ الْقَوْمِ مُعْتَلَا

[6] رَوٰى اَحْمَدُ الْبَزِّيْ لَهٗ وَمُحَمَّدٌ .... وَهُوَ الْمُلَقَّبُ قُنْبُلَا

[7] وَأَمَّا الْإِمَامُ الْمَازِنِيُّ صَرِيْحُهُمْ اَبُوْ عَمْرِوِ نِ الْبَصْرِيُّ فَوَالِدُهُ الْعَلَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

راوی دُوری اور سوسیؒ ہیں، اور ان کا رمز ''ط اور ی'' ہے۔

(چوتھے) امام سیدنا ابن عامرؒ شامیؒ ہیں ان کا رمز ''ک'' ہے اور ان کے دو راوی ہشامؒ اور ابن ذکوان ہیں اور ان کا رمز ''ل اور م'' ہے۔

(پانچویں) امام سیدنا عاصم کوفیؒ ہیں اور ان کا رمز ''ن'' ہے اور ان کے دو راوی شعبہؒ اور حفص ہیں، ان کا رمز ''ص اور ع'' ہے۔

(چھٹے) امام سیدنا حمزہؒ ہیں ان کا رمز ''ف'' ہے اور انکے دو راوی ہیں خلفؒ اور خلاد ہیں، ان کا رمز ''ض اور ق'' ہے۔

(ساتویں) امام سیدنا کسائیؒ ہیں، ان کا رمز ''ر'' ہے اور ان کے دو راوی ابوالحارثؒ اور دُوری ہیں، ان کا رمز ''س اور ت'' ہے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعینؒ۔

۱	أَبُو عُمَرَ الدُّورِي وَصَالِحُهُمْ أَبُو	شُعَيْبٍ هُوَ السُّوسِيُّ عَنْهُ تَقَبَّلَا
۲	وَأَمَّا دِمَشْقُ الشَّامِ دَارُ بْنِ عَامِرٍ	....
۳	هِشَامٌ وَعَبْدُ اللّٰهِ وَهُوَ انْتِسَابُهُ	لِذَكْوَانَ ....
۴	فَأَمَّا أَبُو بَكْرٍ وَعَاصِمٌ اسْمُهُ	....
۵	وَذَاكَ ابْنُ عَيَّاشٍ أَبُو بَكْرٍ الرِّضَى	وَحَفْصٌ ....
۶	وَحَمْزَةُ مَا أَزْكَاهُ مِنْ مُتَوَرِّعٍ	
۷	رَوَى خَلَفٌ عَنْهُ وَخَلَّادُ الَّذِي	
۸	وَأَمَّا عَلِيٌّ فَالْكِسَائِيُّ نَعْتُهُ	....
۹	رَوَى لَيْثُهُمْ عَنْهُ أَبُو الْحَارِثِ الرِّضَى	وَحَفْصٌ هُوَ الدُّورِي وَفِي الذِّكْرِ قَدْ خَلَا
۱۰	جَعَلْتُ أَبَا جَادٍ عَلَى كُلِّ قَارِئٍ	دَلِيلًا عَلَى الْمَنْظُومِ أَوَّلَ أَوَّلَا

چونکہ علامہ شاطبیؒ نے اسی شعر میں قراء سبعہ اور ان کے ۱۴ رروات کے رموز انفرادی کو بیان فرمادیا ہے کہ أَبَجْ دَهَزْ حُطِّي كَلِمْ نَصَعْ فَضَقْ رَسَتْ میں کا پہلا حرف امام کے لئے باقی دو راویوں کے لئے بطور رمز کے ہیں لھذا اختصار کے پیش نظر بطور استشہاد اخیر میں اس شعر کولکھا جارہا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رموزِ کلمی کا بیان

جان تو اے عزیز!

کوفیین سے مراد سیدنا امام عاصم اور سیدنا امام حمزہ اور سیدنا امام کسائی ہیں

ابنان سے مراد سیدنا امام ابن کثیر مکی اور سیدنا امام ابن عامر شامی ہیں اور

اخوین سے مراد سیدنا امام حمزہ اور سیدنا امام کسائی ہیں، اور

صحبه سے مراد شعبہ اور سیدنا امام حمزہ اور سیدنا امام کسائی[1] ہیں اور

صحاب سے مراد سیدنا امام حفص اور سیدنا امام حمزہؒ اور سیدنا امام کسائیؒ[2] ہیں اور

عم سے مراد سیدنا امام نافع اور سیدنا امام ابن عامر شامیؒ[3] ہیں، اور

سما سے مراد سیدنا امام نافع اور سیدنا امام ابن کثیر مکی اور سیدنا امام ابو عمرو بصریؒ[4] ہیں، اور

حق سے مراد سیدنا امام ابن کثیر مکی اور سیدنا امام ابو عمرو بصریؒ[5] ہیں، اور

---

[1] .... وَقُلْ فِيْهِمَا مَعْ شُعْبَةٍ صُحْبَةٌ تَلَا

فِیہِمَا کی ضمیر کا مرجع ماقبل کے مصرعہ میں مذکور امام حمزہ اور امام کسائی ہے۔

[2] صِحَابٌ هُمَا مَعْ حَفْصِهِمْ ....

[3] .... عَمٌّ نَافِعٍ .... وَشَامٍ ....

[4] .... سَمَا فِي نَافِعٍ وَفَتَى الْعَلَا

وَمَكٍّ ....

[5] ...... وَحَقٌّ فِيْهِ وَابْنُ الْعَلَاءِ قَلْ ....

فیہ میں ہاء ضمیر کا مرجع ماقبل میں موجود لفظ ''مک'' ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نفر سے مراد سیدنا امام ابن کثیر مکی اور سیدنا امام ابوعمرو بصری اور سیدنا امام ابن عامر شامیؒ ہیں، اور

حرمی سے مراد سیدنا امام نافع اور سیدنا امام ابن کثیر مکیؒ ہیں، اور

حصن سے مراد ائمہ کوفیین اور سیدنا امام نافعؒ ہیں، رضی اللہ عنہم اجمعین۔

رموزِ حرفی مرکب کا بیان

جان تو اے عزیز!

''ث'' سے مراد ائمہ کوفیینؒ ہیں، اور ''خ'' سے مراد تمام ائمہ ستہ علاوہ امام اول کےؒ اور ''ذ'' سے مراد ائمہ کوفیین اور شامیؒ، اور ''ظ'' سے مراد ائمہ کوفیین اور امام مکی ہیںؒ، اور ''غ'' سے مراد ائمہ کوفیین اور بصری ہیںؒ، اور ''ش'' سے مراد سیدنا امام حمزہ اور سیدنا امام کسائی ہیںؒ۔ رضی اللہ عنہم اجمعین

---

۱ .... وَقُلْ فِيهِمَا وَالْيَحْصَبِيَ نَفَرٌ حَلَا

فیھما کی ضمیر کا مرجع ماقبل کے مصرعہ میں مذکور لفظ ''مک'' اور ''ابن العلا'' ہے۔

۲ وَحِرْمِيٌّ الْمَكِّيُّ فِيهِ وَنَافِعٌ ....

۳ .... وَحِصْنٌ عَنِ الْكُوفِي وَنَافِعِهِمْ عَلَا

۴ وَمِنْهُنَّ لِلْكُوفِي ثَاءٌ مُثَلَّثٌ ....

۵ .... وَسِتَّتُهُمْ بِالْخَاءِ لَيْسَ بِأَغْفَلَا

۶ .... وَكُوفٍ وَشَامٍ ذَالُهُمْ لَيْسَ مُغْفَلَا

۷ وَكُوفٍ مَعَ الْمَكِّي بِالظَّاءِ مُعْجَمَا ....

۸ .... وَكُوفٍ وَبَصْرٍ غَيْنُهُمْ لَيْسَ مُهْمَلَا

۹ وَذُوالنَّقْطِ شِيْنٌ لِلْكِسَائِي وَحَمْزَةٍ ....

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

اختلافِ قراءت کی حقیقت کا بیان

جان تو اے عزیز!

اختلاف قراءت اختلافِ تنوع و تغایر ہوتا ہے، اختلافِ تضاد اور تناقض نہیں ہوتا ہے، کیوں کہ کلام اللہ شریف میں یہ محال ہے، کما قال اللہ تعالی: لَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا .

واقعہ یہ ہے کہ تمام کلماتِ قرآنی کی دو قسمیں ہیں:

متفق علیه : جن کو تمام صحابہ کرام نے ایک طرح پڑھا ہے ان میں کوئی اختلاف نہیں ہوسکتا ہے۔

مختلف فیه: جن کو صحابہ کرامؓ نے لغوی اختلاف یا نحوی وجوہ کی بناء پر مختلف طریقہ پر پڑھا ہے، دونوں اقسام کے الفاظ منزل من اللہ اور تعلیم فرمودۂ سید الانبیاء ﷺ ہیں، مثلاً ایک صحابیؓ نے صلہ، اظہار، تسہیل اور فتحہ سیکھا، دوسرے نے بغیر صلہ، اظہار و تسہیل، تیسرے نے بغیر صلہ، ادغام، تسہیل و امالہ، اسطرح اور بہت سی شکلیں ہوسکتی ہیں، پس ناممکن ہے کہ ایک قراءت میں امر اور دوسرے میں نہی ہو یا اور کسی طرح تعارض ہوسکے۔

اختلاف قراءت کے فوائد کا بیان

جان تو اے عزیز!

امت محمدیہ ﷺ کیلئے وسعت و سہولت اور آسانی پیدا کرنے کے علاوہ اختلاف قراءت میں متعدد فوائد ہیں، قراءت مختلفہ میں تنوع کے باوجود تخالف، تعارض،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تناقض پیدا نہیں ہوتا ہے، بلکہ ایک قراءت سے دوسری قراءت کی تائید، تصدیق، توضیح اور تفسیر ہوتی ہے اور متعدد معانی اور فقہی مسائل مستنبط ہوتے ہیں جس سے کمال بلاغت اور کمال اعجاز ظاہر ہوتا ہے، ہر قاری اپنی اختیار کردہ وجوہ کی سند متصلہ حضور سرور عالم ﷺ تک پہنچاتا ہے جو صرف اسی امت اور اسی کتاب مقدس اور امت کا خاصہ ہے، علامہ جزریؒ فرماتے ہیں اگر صرف یہی ایک فائدہ ہوتا تو کافی وافی ہوتا۔

قراء اور فقہاء کے اختلاف کے فرق کا بیان

جان تو اے عزیز!

فقہاء کا اختلاف اجتہادی ہوتا ہے اور قراءت کا اختلاف روایتی ہوتا ہے، اسی وجہ سے فقہاء کی وجوہ اختلافی میں سے نفس الامر میں ایک حق اور صواب ہے اور ہر مذہب دوسرے کی نسبت سے صواب ہے، مگر خطا کا احتمال رکھتا ہے اور قراءات کی وجوہِ اختلافی میں سے نفس الامر میں ہر ایک صواب، حق، منزل من اللہ قرآن مجید اور کلام اللہ ہے، جس پر ہم ایمان رکھتے ہیں۔

حدیث ”سبعة احرف“ کا بیان

جان تو اے عزیز!

امیر المؤمنین سیدنا حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے ہشام بن حکیمؓ کو سورۂ فرقان دوسری طرح پڑھتے دیکھا تو پوچھا کہ یہ سورت تم نے کس سے پڑھی ہے؟ انہوں نے حضور ﷺ کا حوالہ دیا، میں ان کو بارگاہ رسالت میں لے گیا اور واقعہ عرض کیا، حضور ﷺ نے دونوں سے سن کر تصویب فرمائی اور فرمایا: اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ اُنْزِلَ عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ فَاقْرَءُوْا مَاتَيَسَّرَ مِنْهُ. (بخاری و مسلم)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

امام ابوعبید قاسم بن سلامؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث متواتر ہے۔

حافظ ابو یعلی موصلیؒ مسند کبیر میں کہتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرت عثمان غنیؓ نے اپنی خلافت کے زمانے میں ایک روز ممبر پر کھڑے ہوکر صحابہ سے فرمایا: میں ان حضرات کو خدا کا واسطہ دلاتا ہوں جنہوں نے سید الانبیاء سے یہ الفاظ "ان هذا القرآن انزل علی سبعة احرف کلها شاف و کاف" سنے ہوں تو وہ کھڑے ہو جائیں، اس پر صحابہ کرامؓ کی اتنی بڑی جماعت مسجد میں کھڑی ہوگئی جس کی گنتی نہیں ہوسکتی، سب نے اس پر گواہی دی، پھر امیر المؤمنین نے فرمایا کہ میں بھی اس پر گواہ ہوں۔

اہل علم اس حدیث شریف پر مختلف عنوان سے بحث کرتے ہیں جن کو حافظ ابوشامہ نے ایک مستقل کتاب میں جمع کر دیا ہے۔

حضرت ابیؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے مسجد میں آکر سورۂ نحل اس کے خلاف پڑھی جس طرح میں پڑھتا تھا، میں نے اس سے پوچھا کہ تجھے یہ سورت کس نے پڑھائی ہے؟ اس نے کہا نبی اکرم ﷺ نے، پھر اور ایک شخص آیا اس نے بھی سورہ نحل پڑھی اور ہم دونوں کی مخالفت کی میں نے اس سے بھی پوچھا تو اس نے بھی وہی جواب دیا، جس سے میرے دل میں شک پیدا ہوا، میں ان کو بارگاہ رسالت میں لے گیا، اللہ کے حبیب ﷺ نے ایک سے سن کر فرمایا أَحْسَنْتَ دوسرے سے سن کر فرمایا أَصَبْتَ پھر مجھے فرمایا هٰكَذَا أُنْزِلَتْ پھر میرے سینے پر دست مبارک رکھ کر فرمایا اعیذك باللّٰه یا اُبَیّ۔

حضرت عمرو بن عاصؓ فرماتے ہیں کہ ان میں سے جو وجوہ پڑھو وہ صواب ہی ہے، مگر شک نہ کرو، کیوں کہ اس میں شک کرنا کفر ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صحابۂ کرام اور تابعین میں سے شیوخِ قراءت

جان تو اے عزیز!

جملہ صحابۂ کرام قاری اور بعض خصوصیت سے معلم قراءت تھے، امام ابوعبید بن سلام پچھلے مقدس گروہ کے متعلق کتاب القراءت میں کہتے ہیں کہ مہاجرین میں سے امیر المؤمنین سیدنا حضرت ابوبکر صدیقؓ، سیدنا حضرت عمرؓ، سیدنا حضرت عثمانؓ، سیدنا حضرت علیؓ، سیدنا حضرت طلحہؓ، سیدنا حضرت سعدؓ، سیدنا حضرت ابن مسعودؓ، سیدنا حضرت حذیفہؓ، سیدنا حضرت ابوموسیٰؓ، سیدنا حضرت سالمؓ، سیدنا حضرت ابوہریرہؓ، سیدنا حضرت ابن عمرؓ، سیدنا حضرت ابن عباسؓ، سیدنا حضرت ابن زبیرؓ، سیدنا حضرت عمرو بن عاصؓ، سیدنا حضرت عبداللہ بن عمروؓ، سیدنا حضرت معاویہؓ، سیدنا حضرت عبداللہ بن السائبؓ، امہات المؤمنین حضرت عائشہؓ، حضرت حفصہؓ، حضرت ام سلمہؓ۔

اور انصار میں سے حضرت ابی بن کعبؓ، حضرت معاذؓ، حضرت ابوالدرداءؓ، حضرت زیدؓ، حضرت ابوزیدؓ، حضرت مجمع بن جاریہؓ، حضرت انس بن مالکؓ سے وجوہِ قراءت منقول ہیں۔

اسی متبرک گروہ میں سے حضرت عباسؓ اور آپ کے فرزند ابوالحارث عبداللہ بن عباس قریشیؓ، حضرت فضالۃ بن عبید انصاریؓ، اور واثلۃ بن اسقع لیثیؓ ہیں۔ ان میں سے اکثر صحابہ نے بارگاہِ رسالت ﷺ سے براہِ راست اور بعض نے بالواسطہ قرآن مجید پڑھا تھا، (اور تمام جماعت روزانہ حضور سرورِ عالم ﷺ کی زبانِ مبارک سے سنتی رہتی تھی) اسی برگزیدہ جماعت نے ہر حرکت و سکون اور حذف و اثبات کو حضور ﷺ سے ضبط کیا تھا، اور ہر قسم کے وہم اور شک سے پاک تھی، اور جس طرح پڑھا تھا اسی طرح تابعین کو پڑھا دیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خادمانِ قرآن مجید کی فضیلت کا بیان

جان تو اے عزیز!

خدامِ قرآن مجید کے حق میں بکثرت احادیث منقول ہیں، حضرت عبداللہ بن عباسؓ کہتے ہیں کہ حضور سرور عالم ﷺ نے فرمایا: ''اَشْرَافُ اُمَّتِی حَمَلَةُ الْقُرْآنِ وَ اَصْحَابُ اللَّيْلِ'' حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: خَيْرُكُمْ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ وَأَقْرَأَهُ ، (طبرانی)

حضرت عثمانِ غنیؓ کہتے ہیں کہ فرمایا حضور ﷺ نے: خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَ عَلَّمَهُ. (بخاری و ترمذی)

یہی وجہ ہے کہ اسلافِ کرام قرآن مجید پڑھانے کو ہر چیز سے مقدم جانتے تھے، حضرت نعمان بن بشیرؓ کہتے ہیں کہ فرمایا حضور ﷺ نے: اَفْضَلُ عِبَادَةِ اُمَّتِی قِرَاءَةُ الْقُرْآنِ. (بیہقی)

اسی بناء پر امام سفیان ثوریؒ قرآن پڑھانے کو جہاد سے اور حضرت عبداللہ بن مسعودؓ تلاوتِ قرآن مجید کو روزہ سے افضل سمجھتے تھے۔

قراءت، روایت، طریق، وجہ، خلاف جائز، خلاف واجب کا بیان

جان تو اے عزیز!

جو اختلاف بدورِ سبعہ میں سے کسی امام کی طرف منسوب ہو اس کو قراءت، اور اگر اختلاف ان کے راویوں کی طرف منسوب ہو اس کو روایت، اور جو اختلاف ان راویوں کے شاگردوں کے شاگردوں کی طرف منسوب ہو اس کو طریق کہتے ہیں، مثلاً جو قرآن مجید ہم پڑھتے ہیں وہ سیدنا امام عاصم کوفیؒ کی قراءت، و سیدنا حفصؒ کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

روایت، اور شاطبی کا طریق ہے۔ لہٰذا بدورِ سبعہ کو قاری اور نجوم کو راوی اور ان کے نیچے طبقہ کو طریق کہا جاتا ہے، جو اختلاف بطورِ اختیار ہو اس کو وجہ اور وجوہ کے اختلاف کو خلاف جائز اور قراءت، روایت اور طریق کے اختلاف کو خلافِ واجب کہتے ہیں، جمع الجمع میں خلافِ واجب کو ادا کرنا نہایت ضروری ہے ورنہ قراءتِ سبعہ کی تکمیل نہ ہوگی۔

ضدیت اور تقابل والے اختلافات قراءت کے اضداد کا بیان

جان تو اے عزیز!

تقابل دو طرح پر ہے، ایک تقابل عقلی اور دوسرا تقابلِ اصطلاحی، دونوں قسم کا ہے یعنی بعض اضداد میں تقابل عقلاً بھی مفہوم ہوتا ہے، جیسے مد کی ضد قصر، اور اثبات کی ضد حذف، فتح کی ضد امالہ، اور ادغام کی ضد اظہار، ہمزہ کی ضد ترکِ ہمزہ، نقل کی ضد ترکِ نقل، اختلاس کی ضد اکمالِ حرکت، تذکیر کی ضد تانیث، تخفیف کی ضد تثقیل، جمع کی ضد توحید، تنوین کی ضد ترکِ تنوین، اور تحریک کی ضد اسکان۔

بعض اضداد میں تقابل عقلاً تو نہیں ہے البتہ ناظم علیہ الرحمۃ نے بطور اصطلاح مقرر کیا ہے جیسا کہ جزم کی ضد رفع ٹھہرائی، ایسے ہی غیب کی ضد خطاب ہے بطور اصطلاح، اور لغۃً مطلق حرکت ہے[1]۔

---

[1] وَمَا كَانَ ذَا ضِدٍّ فَإِنِّي بِضِدِّهِ ۞ غَنِيٌّ فَزَاحِمْ بِالذَّكَاءِ لِتَفْضُلَا
كَمَدٍّ وَإِثْبَاتٍ وَفَتْحٍ وَمُدْغَمٍ ۞ وَهَمْزٍ وَنَقْلٍ وَاخْتِلَاسٍ تَحَصَّلَا
وَجَزْمٍ وَتَذْكِيرٍ وَغَيْبٍ وَخِفَّةٍ ۞ وَجَمْعٍ وَتَنْوِينٍ وَتَحْرِيكٍ اعْمِلَا
وَحَيْثُ جَرَى التَّحْرِيكُ غَيْرَ مُقَيَّدٍ ۞ هُوَ الْفَتْحُ وَالْإِسْكَانُ آخَاهُ مَنْزِلَا
وَآخَيْتُ بَيْنَ النُّونِ وَالْيَا وَفَتْحِهِمْ ۞ وَكَسْرٍ وَبَيْنَ النَّصْبِ وَالْخَفْضِ مَنْزِلَا
وَحَيْثُ أَقُولُ الضَّمُّ وَالرَّفْعُ سَاكِتًا ۞ فَغَيْرُهُمُ بِالْفَتْحِ وَالنَّصْبِ أَقْبَلَا
وَفِي الرَّفْعِ وَالتَّذْكِيرِ وَالْغَيْبِ جُمْلَةٌ ۞ عَلَى لَفْظِهَا أَطْلَقْتُ مَنْ قَيَّدَ الْعُلَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس کے بعد جان کہ اضداد کا باہمی تقابل کہیں دونوں طرف سے مراد ہے اس کو مطرد اور منعکس کہا جاتا ہے، مثلاً تذکیر و تانیث اور کہیں ایک جانب سے ہے، اس تقابل کو مطرد غیر منعکس کہتے ہیں، جیسے جزم کی ضد رفع ہے لیکن رفع کی ضد جزم نہیں ہے، ان کو غیر منعکس کہتے ہیں، ان مذکورہ میں مطرد غیر منعکس صرف جزم ہے۔

بیانِ آدابِ متعلمین

جان تو اے عزیز!

اس فن شریف کے سیکھنے میں نیت خالص رکھ، علائق و موانع کو حتی الامکان کم کردے، وقت کو غنیمت سمجھ، دوسرے وقت پر نہ ٹال، سیکھنے پر عار نہ کر، شیخ کامل کو تلاش کر، جب اس کے پاس جائے تو کپڑے صاف ہوں، ادب سے پیش آ، نگاہ حرمت سے اس کو نظر کر، جو بتلا دے اس کو خوب توجہ سے سنے، اور یاد رکھے، اگر کوئی بات سمجھ میں نہ آوے اپنا قصور سمجھ، اس کے روبرو اور کا قول مخالف ذکر نہ کرے، اگر کوئی تمہارے استاذ کو برا کہے حتی الوسع اس کا دفعیہ کر، ورنہ وہاں سے اٹھ کھڑا ہو، جب حلقہ کے قریب پہنچے، حاضرین کو سلام کر، پھر شیخ کو خصوصاً سلام کر، دو شخصوں کے درمیان بدوں اس کی اجازت کے نہ بیٹھے، بیٹھنے میں جگہ تنگ نہ کر، اپنے رفقاء سے نرمی برت، غل نہ مچا، بے ضرورت نہ ہنس، بہت باتیں نہ کر، ادھر ادھر نہ دیکھ، بلکہ شیخ کی طرف متوجہ رہ، شیخ کی بد خلقی کا سہار کر، اس کی تند خوئی سے اس کے پاس جانا نہ چھوڑ، نہ اس کے کمال سے بداعتقاد ہو، بلکہ اس کے افعال و اقوال کی تاویل کر۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فن قراءت کی تعریف اور اس کے موضوع کا بیان

جان تو اے عزیز!

علم قراءت وہ علم ہے جس میں کلمات وحی کے طریق مختلف فیہ کو بیان کیا جائے، علم تجوید اور علم قراءت کا موضوع الفاظ قرآن مجید ہیں، لیکن علم تجوید میں مخارج وصفاتِ حروف اور ان کے حالات متفقہ کی بحث ہوتی ہے اور قراءت میں احوال مختلف فیہ یعنی حذف واثبات، تحریک وتسکین، مد وقصر، فتح، امالہ، تحقیق وتخفیف وغیرہ سے بحث کی جاتی ہے۔

فن قراءت کو استاذ حاذق سے سیکھنے کا بیان

جان تو اے عزیز!

فن قراءت کے اکثر مسائل مقولۂ کیف سماعت اور مشافہت سے تعلق رکھتے ہیں، جیسے تشدید، تسہیل مع الادخال، ابدال بالمد، امالہ، تقلیل، روم واشمام، اخفاء، اشمام بالحرف، اشمام بالحرکت اور مد کی مقدارِ کشش وغیرہ الفاظ میں ان کا بیان کرنا بے حد دشوار ہے، یہ علم شریف نقل پر موقوف ہے، لہٰذا اس کے حصول کے لئے شیخ حاذق سے سماعۃً ومشافہۃً طریق ادا سیکھنا اور صحت کی تصدیق ضروری ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بسملہ بین السورتین کا بیان

جان تو اے عزیز!

قراءت کی ابتدا سورت سے ہو تو خواہ ابتداء حقیقی ہو یا حکمی، قطع کے بعد ہو یا وقف کے بعد بہر حال جمیع ائمہ قراءتؒ سے سوائے سورۂ برأت بسملہ پڑھنا بالاتفاق مروی ہے۔

اور اگر ایک سورت ختم کر کے دوسری سورت مرتبۃ وغیر مرتبۃ بلا توقف کئے شروع کی جائے تو اس کو قراء بسملہ بین السورتین کہتے ہیں، یہی محل اختلاف ائمہ قرأت کا ہے، اس صورت میں قالون، مکی، عاصم، کسائی بسملہ پڑھتے ہیںلے، اس کا نام اصطلاحاً فصل ہے، اور باقی قراء کے لئے ترک بسملہ ہےلے، پھر حمزہ بلا سکتہ صرف وصل کرتے ہیںلے، اور بصری شامی کیلئے وصل اور سکتہ دونوں ہیںلے، اور ورش کے لئے بسملہ، ترک بسملہ، اور وصل مع السکتہ تین صورتیں ہیںلے۔

---

۱ وَ بَسْمَلَ بَیْنَ السُّوْرَتَیْنِ (بِ)سُنَّةٍ ☆ (رِ)جَالٌ (نَ)مَوْهَا (دِ)رْيَةً وَتَحَمُّلاً

۲ وبسمل بين السورتين الخ کے مفہوم مخالف سے نکلتا ہے

۳ ووصلك بين السورتين (ف) صاحة ....

۴ .... وَصِلْ وَاسْكُتَنْ (كُـ)ـلٌّ (جَـ)ـلَايَاهُ (حَـ)ـصَّلاَ

نوٹ:- یہ مسئلہ صاحب نشر کبیر علامہ جزریؒ کی تحقیق کے مطابق ہے ۱۲

۵ .... وَصِلْ وَاسْكُتَنْ (كُـ)ـلٌّ (جَـ)ـلَايَاهُ (حَـ)ـصَّلاَ

.... وَفِيهَا خِلَافٌ (جِـ)ـيدُهُ وَاضِحُ الطُّلَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میم جمع کے صلہ کا بیان

جان تو اے عزیز!

میم جمع اس میم کو کہتے ہیں جو مذکر غائب اور کاف، تائے خطاب کے بعد جمع مذکر کے لئے لائی جاتی ہے، جیسے: ھم، تم، کم۔

اب جان لے کہ میم جمع کا وقوع حرف ساکن سے پہلے ہوگا یا حرف متحرک سے پہلے، اگر حرف متحرک سے پہلے ہے، تو وہ حرف متحرک واحد مذکر غائب کی ضمیر ہوگی یا اور کوئی حرف، اگر ضمیر ہے تو جمیع قراء کیلئے بالاتفاق صلہ ہے[1]، (مثلاً: رَاَیْتُمُوْہُ، سَمَّیْتُمُوْھَا وغیرہ)

اور اگر کوئی اور حرف ہے تو قالون بالخُلف اور مکی بلا خلف صلہ کرتے ہیں[2] اور ورش اگر ہمزۂ قطعی سے قبل ہو تو صلہ کرتے ہیں ورنہ نہیں[3]، اور اگر میم جمع حرفِ ساکن سے قبل ہے تو اب دیکھو کہ میم جمع سے پہلے ہ ما قبل مکسور یا یائے ساکنہ ہے یا نہیں؟ اگر ہے تو ہاء اور میم جمع دونوں کو حمزہ اور کسائی وصلاً مضموم پڑھتے ہیں، جیسے بِھِمُ الْاَسْبَابُ، عَلَیْھِمُ الْقِتَالُ.

---

[1] علامہ شاطبیؒ نے عموماً متفق علیہ مسائل کو بیان نہیں فرمایا ہے۔

[2] وَصِلْ ضَمَّ مِیمِ الْجَمْعِ قَبْلَ مُحَرَّكٍ (دِ)رَاكاًوَقَالُونُ بِتَخْيِيرِهِ جَلَا

[3] وَمِنْ قَبْلِ هَمْزِ الْقَطْعِ صِلْهَا لِوَرْشِهِمْ.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور بصری ہا اور میم جمع دونوں کو مکسور پڑھتے ہیں[۱] اور وقفاً کحفص پڑھتے ہیں[۲]، اور کلمات ثلاثہ علیھم، الیھم، لدیھم میں حمزہ وصلاً وقفاً بضم الہاء پڑھتے ہیں[۳]۔

ادغام کبیر کا بیان

جان تو اے عزیز !

ادغام کہتے ہیں ایک حرف کو دوسرے حرف میں ملا کر مشدد پڑھنے کو، اگر پہلا حرف جو مدغم ہے پہلے ہی سے ساکن ہے اور ادغام ہوا ہے تو ادغام صغیر ہے، اور اگر متحرک ہے ساکن کر کے ادغام ہوا ہے تو ادغام کبیر ہے، یہ ادغام کبیر کا قاعدہ خاص

---

۱ حمزہ کسائی کے لئے میم کا ضمہ ومن دون وصل ضمها قبل ساکن ......لکل سے نکلا۔
اور ہاء کا ضمہ وفی الوصل کسر الهاء بالضم شملا سے نکلا۔
اور بصری کیلئے ہاء کا کسرہ حاشیہ کے قاعدۂ مذکورہ بالا سے اور میم کا کسرہ وبعد الهاء الخ سے نکلا۔

۲ .... وقف للكل بالكسر مكملا

۳ عليهم ،اليهم حمزة ولديهم جميعا بضم الهاء وقفاً وموصلا

فائدہ : اگر میم جمع کا وقوع ساکن سے پہلے ہو تو جمع قراء کے نزدیک میم جمع مضموم ہوگی اور صلہ نہ ہوگا جیسے عليكم الصيام ، انتم الاعلون وغیرہ۔ چنانچہ علامہ شاطبیؒ فرماتے ہیں ومن دون وصل ضمها قبل ساكن لكل ....

قاعدہ : ہائے ضمیر کا اعراب اپنے ما قبل کے تابع ہوتا ہے چنانچہ کسرہ یا یائے ساکنہ ہو تو مکسور ہوگی جیسے به واليه ورنہ مضموم ہوگی جیسے له رسوله منه۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے ابوعمرو بصری کے ساتھ بروایت سوسی[1] جہاں پر دو حرف متحرک مثلین یا متجانسین یا متقاربین بحیثیت خط متصل ہوں[2] تو سوسی سے ادغام ثابت ہے۔

اب جان لے کہ اگر اتصال مثلین کا ہے اور ایک کلمہ میں ہے تو صرف مَنَاسِكَكُمْ اور مَاسَلَكَكُمْ دو کلموں میں ان سے ادغام ثابت ہے[3]، اور اگر مثلین دو کلموں میں ہو تو

فَلَایَحْزُنْكَ کے علاوہ ہر جگہ ادغام مروی ہے[4] بشرطیکہ حرف اول تائے متکلم،

---

[1] "ودونك الادغام الكبير وقطبه ابو عمو البصرى فيه تحفلا" وصريح النظم يفيد ان الادغام لابى عمرو من الروايتين، ولكن المقروء به المعول عليه المأخوذ به من طريق الشاطبية والتيسير ان الادغام خاص برواية السوسى عن ابى عمرو، واماالدورى فليس له من طريق النظم واصله الا الاظهار، ولذلك قال الامام السخاوىؒ تلميذ الامام الشاطبىؒ فى شرحه للشاطبية: وكان ابوالقاسم الشاطبىؒ يقرئ بالادغام الكبير من طريق السوسى لانه كذاقرأ، انتهى.(الوافى ص/۵۳)

[2] بحیثیت خط متصل: اس قید سے انا نذیر جیسی مثالوں کو خارج کرنا ہے جس میں باعتبار تلفظ اتصال موجود ہے مگر خطاً دونوں کے درمیان الف فاصل ہے لہٰذا خطاً اتصال نہ ہوا، برخلاف انه هو کے، یہاں باعتبار تلفظ تو انفصال ہے مگر خطاً اتصال ہونے کی وجہ سے اس جیسی مثالوں میں ادغام ہوگا۔

[3] فَفِى كِلْمَةٍ عَنْهُ مَنَاسِكَكُمْ وَمَا سَلَكَكُمْ وَبَاقِى الْبَابِ لَيْسَ مُعَوَّلَا

[4] وَمَاكَانَ مِنْ مِثْلَيْنِ فِى كِلْمَتَيْهِمَا فَلَابُدَّ مِنْ اِدْغَامِ مَاكَانَ أَوَّلَا
وَقَدْ أَظْهَرُوْا فِى الْكَافِ يَحْزُنْكَ كُفْرُهُ ....

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تائے خطاب، منون یا مشدد نہ ہو، اور اگر کلمہ اول کا آخری حرف معتل حذف ہو جانے کے بعد اجتماع مثلین ہو جائے تو بالخلف ان سے ادغام ثابت ہے، مثلاً ومن یبتغ غیر الاسلام، وان یك کاذبا، ویخل لکم البتہ یاقوم مالی، یا قوم من ینصرنی، لك کیدًا میں اسی طرح ھو کے ہائے مضموم کے بعد دو حرف واو کا اجتماع ہو جائے تو ان میں بطریق شاطبی ادغام ہی ہے جیسے ھو ومن، الا ھو والملائکۃ

ادغام متقاربین کا بیان

جان تو اے عزیز!

جب دو حرف قریب المخرج دو کلموں میں واقع ہوں تو (ح) کا ادغام صرف فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ میں ہوگا، اور (ق) کا ادغام ک میں، اور عکس اس کا ہر جگہ

۱۔ اِذَالَمْ يَكُنْ تَامُخْبِرٍ اَوْ مُخَاطَبٍ او الْمُكْتَسِى تَنْوِينَهُ اَو مُثَقَّلاً
كَكُنْتُ تُرَاباً اَنْتَ تُكْرِهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ وَأَيضاً تَمَّ مِيقَاتُ مُثِّلاً

۲۔ وَعِنْدَهُمُ الْوَجْهَانِ فِى كُلِّ مَوْضِعٍ تُسَمّى لِاَجلِ الْحَذْفِ فِيهِ مُعَلَّلاً
كَيَبْتَغِ مَجْزُوماً وَاِنْ يَكُ كَاذِباً وَيَخْلُ لَكُمْ عَنْ عَالِمٍ طَيِّبِ الْخَلا

۳۔ وَيَاقَوْمِ مَالِىْ ثُمَّ يَاقَوْمِ مَنْ بِلاَ خِلاَفٍ عَلَى الْاِدْغَامِ لَاشَكَّ اِرْسِلاَ
بِاِدْغَامِ لَكَ كَيْداً ....

۴۔ وَوَاوُ هُوَ الْمَضْمُومِ هَاءُ كَهُوَ وَمَنْ فَادْغِمْ وَمَنْ يُظْهِرْ فَبِالْمَدِّ عَلَّلاَ

۵۔ وَمَهْمَا يَكُونَا كِلْمَتَيْنِ فَمُدْغَمٌ ....
فَزُحْزِحَ عَنِ النَّارِ الَّذِى حَاهُ مُدْغَمٌ ....

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بشرطیکہ ماقبل مدغم متحرک ہو، مثلاً: خَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ، لَكَ قُصُورًا[۱] اگر ساکن ہو تو اظہار ہوگا مثلاً: فَوْقَ كُلِّ ذِي عِلْمٍ اور اِلَيْكَ قَالَ[۲] اور (دال) کا ادغام دس حروف: (ت ث ج ذ ز س ش ص ض ظ) میں ہر جگہ ہوگا[۳]۔

لیکن دال اگر مفتوح بعد حرف ساکن کے واقع ہو تو بجز تاء کے کسی حرف میں ادغام نہ ہوگا[۴]، ہاں اگر دال مکسور یا مضموم بعد ساکن کے واقع ہو تو ت ث ج ذ ز س ص ض ظ کے نو حرفوں میں ادغام ثابت ہے[۵]، اور (تاء) کا ادغام دال کے دس مذکورہ مدغم فیہ اور

۱۔ .... وَفِي الْكَافِ قَافٌ وَهُوَفِي الْقَافِ اُدْخِلَا
خَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ لَكَ قُصُورًا ....

۲۔ .... وَاُظْهِرَا اِذَا سَكَنَ الْحَرْفُ الَّذِي قَبْلَ اُقْبِلَا

۳۔ وَلِلدَّالِ كِلْمٌ (تُـ)رْبُ (سَـ)هْلٍ (ذَ) كَا (شَـ)ذًا
(ضَـ)فَا (ثُـ)مَّ (زُ)هْدٌ (صِـ)دْقُهُ (ظَـ)اهِرٌ (جَـ)لَا

فائدہ : قانوناً دال کا ادغام تاء کی طرح ''ط'' میں بھی ہونا چاہیے تھا مگر اس کا وقوع قرآن مجید میں نہ ہونے کی وجہ سے اس کو مدغمات فیہ میں شمار نہیں کیا۔

۴۔ وَلَمْ تُدْغَمْ مَفْتُوحَةٌ بَعْدَ سَاكِنٍ بِحَرْفٍ بِغَيْرِ التَّاءِ فَاعْلَمْهُ وَاعْمَلَا

فائدہ: پورے قرآن مجید میں اس کا وقوع صرف دو جگہ پر ہے (۱) مَا كَادَ تَزِيغُ، (۲) بَعْدَ تَوْكِيدِهَا

۵۔ دال کے مدغمات فیہ ماقبل میں دس بیان فرمائے ہیں اور یہاں نو، وجہ اس کی یہ ہے کہ دال مضموم ومکسور کے بعد ش قرآن کریم میں واقع نہیں ہوئی ہے، دال مکسور ومضموم بعد ساکن کا ادغام ولم تدغم مفتوحة الاخ...کے مفہوم مخالف سے نکلتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طاء میں یعنی گیارہ حرفوں میں ہوگا۔ لیکن حملوا التوراۃ ثم، اتوا الزکوۃ ثم، ات ذا القربی، اور جئت شیئا میں بالخلف ادغام ہے، اور (ثاء) کا ادغام ت ذ س ش ض میں اور (ذال) کا ادغام ص س میں ہر جگہ ہوگا، اور (لام) کا ادغام راء میں اور (راء) کا ادغام لام میں ہر جگہ ہوگا بشرطیکہ ماقبل متحرک ہو، جیسے کمثل ریح، سیغفر لنا، اور اگر ماقبل ان کے ساکن ہو تو سوائے قال کے لام کے، ادغام نہ ہوگا

---

۱ وَفِي عَشْرِهَا وَالطَّاءِ تُدْغَمُ تَاؤُهَا ....

۲ .... وَفِي احْرف وَجْهَانِ عَنْهُ تَهَلَّلَا
فَمَعْ حُمِلُوا التَّوْرَاةَ ثُمَّ الزَّكَاةَ قُلْ وَقُلْ آتِ ذَاالِ وَلْتَأْتِ طَائِفَةٌ عَلَا
وَفِي جِئْتِ شَيْئاً ....

۳ وَفِي خَمْسَةٍ وَهِيَ الْأَوَائِلُ ثَاؤُهَا ....

۴ .... وَفِي الصَّادِ ثُمَّ السِّيْنِ ذَالٌ تَدَخَّلَا

۵ وفی اللام راء وهی فی الراء واظهرا اذا انفتحا بعد المسكن منزلا

فائدہ: لیکن ان دونوں کے ماقبل ساکن ہونا اس وقت مانع ادغام ہے جبکہ دونوں بذات خود مفتوح ہوں، مثلاً الحمیر لترکبوھا، سبیل ربك ورنہ لام وراء دونوں جب مضموم یا مکسور ماقبل ساکن ہوں تو فتحہ کے بنسبت ضمہ وکسرہ کے ثقیل ہونے کی وجہ سے ماقبل کا سکون مانع ادغام نہ ہوگا مثلاً المصیر لا یکلف اللہ، فیقول ربی، بالذکر لما، من فضل ربی، وغیرہ میں ادغام ضرور ہوگا، جو اذا انفتحا بعد المسكن کے مفہوم مخالف سے نکلتا ہے۔

۶ سوی قال .... چونکہ کل قرآن کریم میں قال حرف راء سے قبل ۴۷ جگہ واقع ہوا ہے تو بوجہ کثرت وقوع باوجود ماقبل ساکن ہونے کے ادغام ہوتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(مثلاً فیقول رَبِّ میں ادغام نہ ہوگا جبکہ قال رب میں ہوگا) اسی طرح (نون) کا ادغام لام اور راء میں ہوتا ہے بشرطیکہ نون بعد حرف متحرک کے واقع ہو، جیسے اذ تاذن ربکم، لن نؤمن لك[1] مگر نحن کے نون کا ادغام ثابت ہے مثلاً نحن له مسلمونَ[2] اور یعذب کی باء کا ادغام صرف من یشاء کے میم میں ہوگا[3]۔

ہاء کنایہ کا بیان

جان تو اے عزیز!

ہائے کنایہ واحد مذکر غائب کی ضمیر کو کہتے ہیں، یہ اصلاً مضموم ہوتی ہے مگر کسرہ یا یائے ساکنہ کے بعد واقع ہو تو مکسور ہوتی ہے، اگر ہائے کنایہ حرف متحرک سے پہلے واقع ہو اور ماقبل ساکن ہو تو ابن کثیر مکی بحالت وصل بالصلہ پڑھتے ہیں، جیسے لَارَیْبَ

---

1. .... ثم النون تدغم فيها .... على اثر تحريك ....

2. .... سوی نحن مسجلا

فائدہ: نون نحن کا ماقبل ساکن ہونے کے باوجود ادغام کا ہونا کثرتِ استعمال اور ضمہ کی ثقالت کی وجہ سے ہے۔

3. وَفِي مَنْ يَّشَاءُ بَايُعَذِّبُ حَيْثُ مَا أَتٰى مُدْغَمٌ فَادْرِ الْاُصُوْلَ لِتَأْصُلَا

فائدہ: یعذب من یشاء کی تخصیص سے معلوم ہوگیا کہ اور کسی جگہ باء کا میم میں ادغام نہ ہوگا، مثلاً: ان یضرب مثلاً، سنکتب ما قالوا، وکذب موسی، یعذب کی باء کے ادغام کیلئے وجہ تخصیص یہ ہے کہ ذال کے کسرہ کے بعد ضمہ ثقیل تھا۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ یعذب من کہ بعد یغفر لمن اور یرحم من میں جو دوسرا ادغام اس کے قریب ہی واقع ہے اس کی مناسبت سے اس میں بھی ادغام ہوا۔ عنایات ج۱/ص۱۳۵

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فِيهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ[1] اور ماقبل متحرک ہو تو جمیع قراء بالصلہ پڑھتے ہیں[2]۔ مستثنیات کے علاوہ[3]۔

مدفرعی کا بیان

جان تو اے عزیز!

مدمتصل اور مدمنفصل میں ورش حمزہ طول کرتے ہیں، اور مدمتصل میں باقی قراء توسط کرتے ہیں[4]، اور مدمنفصل میں قالون، دوری بصری بالخلف قصر کرتے ہیں، اور مکی

---

1. وما قبله التسكين لابن كثير هم ....
2. .... وما قبله التحريك للكل وصلاً
3. مختلف قراء کے مختلف مستثنیات ہیں جن کو علامہ شاطبیؒ نے اسی بیان کے ذیل میں تفصیل سے بیان فرمایا ہے۔
4. إذا ألف أو ياء ها بعد كسرة أوالواو عن ضم لقى الهمز طولا

یہاں علامہ شاطبیؒ نے توسط طول کی تفصیل کو چھوڑ کر جمیع قراء کے یہاں صرف مطلق مد ہونے کو بیان فرمایا ہے، حالانکہ آپ کا طرز عمل حمزہ، ورش کیلئے طول اور باقی قراء کیلئے توسط پڑھانے کا رہا ہے، جیسا کہ علامہ سخاوی کے بیان سے معلوم ہوتا ہے، ممکن ہے کہ شاطبیؒ اس کے ذریعہ ان لوگوں کا رد فرمانا چاہتے ہوں جن کو مدمتصل میں بھی قصر کے ثابت ہونے کا وہم ہوا ہے، آپ اپنے اس طرز بیان سے یہ بتلانا چاہتے ہوں گے کہ روایات متواترہ میں کہیں بھی مدمتصل میں قصر ثابت نہیں ہے۔ واللہ اعلم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سوسی بلا خلف قصر کرتے ہیں[1] اور باقی قراء توسط کرتے ہیں[2]، مد لازم کی چاروں قسموں میں تمام قراء کے نزدیک صرف طول ہے[3]، مد عارض وقفی میں تمام قراء کے نزدیک طول، توسط، قصر تینوں جائز ہیں[4]، حرف مدہ سے قبل اگر ہمزہ ہو تو ورش کے لئے تثلیث ہے یعنی قصر، توسط، طول کے ساتھ پڑھتے ہیں[5]۔

ایک کلمہ کے دو ہمزہ کا بیان

جان تو اے عزیز!

قاعدہ ۱ : ایک کلمہ میں دو ہمزہ مفتوحہ جمع ہوں، مثلاً ءَ أَنْذَرْتَهُمْ تو قالون، بصری، ہشام تسہیل مع الادخال کرتے ہیں[1]، ہشام کے لئے وجہ ثانی تحقیق مع

---

[1] فان ینفصل فالقصر (ب)ادره (ط)البا بخلفهما (یـ)رویك (د)را ومخضلا

[2] اس شعر کے مفہوم مخالف سے مذکورہ قراء کے علاوہ کے لئے قصر کی ضد مد نکلتا ہے، اور مد نام ہے توسط وطول کا جس میں ورش حمزہ کا طول تو بیان سخاوی سے متعین ہے لہٰذا باقون کے لئے توسط رہیگا۔

[3] وعن کلهم بالمدّ ماقبل ساکنٍ ....

[4] .... وعند سکون الوقف وجهان أصّلا

فائدہ: وجہان سے مراد ایک تشریح کے مطابق قصر اور مد ہے، اور مد کا اطلاق توسط وطول دونوں پر ہوتا ہے، جس کو مصنفؒ نے ''تینوں وجہیں جائز ہیں'' سے بیان فرمایا ہے۔

[5] وما بعد همزٍ ثابتٍ أو مغیّرٍ فقصرٌ وقد یُروی لورشٍ مطوّلا
ووسّطه قومٌ ....

فائدہ: لیکن کلمۂ ائمہ اس سے مستثنیٰ ہے کہ اس میں دونوں ہمزہ اصلی ہونے کی وجہ سے الف فاصل کا ادخال نہ ہوگا۔

[6] وتسهیل اُخری همزتین بکلمةٍ سما ....
ومدّك قبل الفتح .... (حـ)جّة (بـ)ها(لـ)ذ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الادخال بھی ہے[1]، اور ورش مکی تسہیل محض کرتے ہیں[2]، ورش کے لئے وجہ ثانی ابدال بالمد بھی ہے[3]۔

قاعدہ ۲ : اور اگر پہلا ہمزہ مفتوح اور ثانی مکسور ہے مثلاً ءَ اِذَا تو قالون بصری کے لئے تسہیل مع الادخال ہے[4]، ورش، مکی کے لئے تسہیل محض ہے[5]، اور ہشام کے لئے تحقیق مع الادخال و تحقیق محض ہے[6]۔

قاعدہ ۳ : اور اگر پہلا ہمزہ مفتوح ثانی مضموم ہو، مثلاً: ءَ اُنْزِلَ تو قالون

---

۱ .... وبذات الفتح خلف (لـ) تجملا

فائدہ : خلف سے مراد یہاں تسہیل و تحقیق ہے، لہذا ہشام کے لئے تسہیل تو بیان کے پہلے ہی شعر سے اور تحقیق لفظ خلف سے اور دونوں کے ساتھ ادخال الف ومدك قبل الفتح سے ثابت ہے۔

وَمَدُّكَ قَبْلَ الْفَتْحِ .... (لـ) ـذ ....

۲ شعر ۱ سے تسہیل،

ومدك قبل الفتح الخ کے مفہوم مخالف سے عدم ادخال نکلتا ہے۔

۳ وَقُلْ أَلِفًا عَنْ أَهْلِ مِصْرَ تَبَدَّلَتْ ...... لِوَرْشٍ ....

۴ شعر ۱ سے تسہیل، ومدك قبل الفتح، والكسر (حـ) جة.. (بـ) ـها سے ادخال

۵ شعر ۱ سے تسہیل۔ ومدك قبل الفتح الخ کے مفہوم مخالف سے عدم ادخال نکلتا ہے۔

۶ شعر ۱ کے مفہوم مخالف سے تحقیق اور رہا ادخال وعدم ادخال تو وہ ...... وقبل الكسر خلف (لـ) ـه ولا .... سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے لئے صرف تسہیل مع الا دخال ہے، اور بصری کے لئے تسہیل مع الا دخال و تسہیل محض ہے، ورش، مکی کے لئے تسہیل محض ہے، اور ہشام کے لئے تحقیق محض تحقیق مع الا دخال اور تسہیل مع الا دخال ہے لیکن ءَ اُنَبِّئُکُمْ میں جو آل عمران میں ہے، اس میں ہشام کے لئے تحقیق محض و تحقیق مع الا دخال یہی دو وجہیں ہیں۔

نوٹ : اس کلیہ کی بھی تین مثالیں قرآن کریم میں ہیں، ءَ اُنَبِّئُکُمْ آل عمران میں ءَاُنْزِلَ سورۃ ص میں ءَ اُلْقِیَ سورۃ قمر میں جن میں آل عمران میں ہشام کے لئے دو وجہیں اور بقیہ دو میں تین تین وجہیں ہیں۔

☆☆☆

لے شعر ۱ سے تسہیل - ومدك قبل الضم .... برآ ...... سے ادخال

۲ے شعر ۱ سے تسہیل - ومدك قبل الضم .... (حـ) بِبِيِّهٖ .... بِخَلْفِهِمَا سے ادخال وعدم ادخال۔

۳ے شعر ۱ سے تسہیل اور مدك قبل الضم الخ کے مفہوم مخالف سے عدم ادخال۔

۴ے و تسہیل اخری ہمزتین بکلمۃ - اسما کے مفہوم مخالف سے تحقیق اور مدک قبل الضم لبی حبیبه بخلفهما کے ادخال وعدم ادخال اور وفی الباقون کقالون سے تسہیل مع الا دخال اس طرح ہشام کے لئے تین وجہیں نکلیں۔

۵ے شعر ۱ کے مفہوم مخالف سے تحقیق اور مدك قبل الضم (لـ) بی .. بخلفهما (لـ) بی سے ادخال وعدم ادخال، جس سے مجموعی طور پر ہشام کے لئے دو وجہیں نکلیں۔

(۱) تحقیق بلا ادخال (۲) تحقیق مع الا دخال

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہمزتین فی کلمتین متفق الحرکت کا بیان

جان تو اے عزیز!

اجتماع ہمزتین فی کلمتین کی دو صورتیں ہیں، متفق الحرکت مختلف الحرکت۔

قاعدہ ۱ : متفق الحرکت مفتوحتین، مثلاً جَاءَ أَحَدٌ میں قالون، بزی اور بصری ہمزۂ اولی کا اسقاط کرتے ہیں[۱]، ورش، قنبل ہمزۂ ثانیہ میں تسہیل وابدال کرتے ہیں[۲]لیکن بصورتِ ابدال تثلیث نہ ہوگی، باقی قراء با تحقیق پڑھتے ہیں[۳]۔

قاعدہ ۲ : متفق الحرکت مضمومتین، مثلاً اولیاءُ أُولئك قالون، بزی ہمزۂ اولی کی تسہیل کرتے ہیں[۴]، ورش، قنبل ہمزۂ ثانیہ کی تسہیل کرتے ہیں، اوران کے لئے ہمزۂ ثانیہ کا واو ساکنہ سے ابدال بھی ہے[۵]، بصری کے لئے ہمزۂ اولی کا اسقاط ہے[۶]۔

قاعدہ ۳ : متفق الحرکت مکسورتین، مثلاً: من السماءِ إن قالون، بزی

---

۱ واسقط الاولی فی اتفاقهما معاً اذا کانتا من کلمتین فتی العلا
وقالون والبزی فی الفتح وافقا ....

۲ والاخری کمد عند ورش وقنبل وقد قیل محض المد عنها تبدلا
تسہیل ابدال

۳ مذکورہ بیان کے مفہوم مخالف سے باقون کے لئے تحقیق نکلتی ہے۔

۴ .... وفی غیرہ کالیاء وکالواو سهلا (قالون۔ بزی)

۵ والاخری کمد عند ورش وقنبل الخ ....

۶ واسقط الاولی الخ ....

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہمزۂ اولی کی تسہیل کرتے ہیں، ورش، قنبل ہمزۂ ثانیہ کی تسہیل وابدال بالمد کرتے ہیں، البتہ هؤلاءِ اِن، والبغاءِ اِن میں ورش ہمزۂ ثانیہ کو یائے مختلسہ کے ساتھ پڑھتے ہیں، ابوعمرو بصری ہمزۂ اولی کا اسقاط کرتے ہیں۔

ہمزتین فی کلمتین مختلف الحرکت کا بیان

جان تو اے عزیز!

قاعدہ ۱: جب دو ہمزہ دو کلموں میں واقع ہوں اور پہلا مفتوح ثانی مکسور ہو مثل شُھَدَاءَ اِذ یا پہلا مفتوح ثانی مضموم ہو، مثل جَاءَ اُمَّۃً تو ان دونوں صورتوں میں نافع، مکی، بصری تسہیل کرتے ہیں۔

قاعدہ ۲: اور اگر پہلا ہمزہ مضموم ثانی مفتوح ہو، مثل نشاءُ أصبنا تو نافع، مکی بصری کے لئے ہمزۂ ثانیہ کا واو سے ابدال ہوگا۔

قاعدہ ۳: اور اگر پہلا ہمزہ مکسور ثانی مفتوح ہو، مثل و السماءِ اَو ئتنا تو

---

۱ .... وفی غیرہ کالیا و کالواو سھلا

۲ والاخری کمد الخ ....

۳ وفی ھؤلاء ان والبغاء ان لورشھم بیاء خفیف الکسر بعضھم تلا

فائدہ: یہاں یائے مختلسہ سے مراد یائے مکسورہ ہے۔

۴ واسقط الاولی الخ ....

۵ وتسھیل الاخری فی اختلافھما سما تفی ء الی مع جاء امۃ انزلا

.... قل کالیاء وکالواو سھلا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نافع، مکی، بصری کے لئے ہمزۂ ثانیہ کا یاء سے ابدال ہوگا۔[1]

قاعدہ ۲: اور اگر پہلا ہمزہ مضموم ثانی مکسور ہو مثلاً: یشاءُ اِلی تو نافع، مکی، بصری کے لئے تسہیل اور ابدال بالواو دونوں مروی ہے۔[2]

مذکورہ مختلف الحرکت والی تمام صورتوں میں باقی قراء کے لئے دونوں ہمزہ کی تحقیق ہوگی۔[3]

ہمزۂ منفردہ ساکنہ و متحرکہ کا بیان

جان تو اے عزیز!

ورش ہمزہ منفردہ ساکنہ کا جبکہ فاء فعل واقع ہو، ماقبل کی حرکت کے موافق حرف علت سے ابدال کرتے ہیں، مثلاً یؤمنون[4] لیکن ایواء کے مشتقات میں ابدال نہ ہوگا،[5] اور سوسی بالعموم خواہ ہمزہ فاء، عین، لام کلمہ میں کسی جگہ ہو، بلا لحاظ رسم بہر حال ابدال کرتے ہیں،[6] اپنے مخصوص مستثنیات کے علاوہ[7]۔

---

۱ نشاء اصبنا و السماء او ئتنا ....
ونوعان منها ابدلا منهما ....

۲ .... وقل یشاءُ اِلی کالیاء اقیس معدلا
وعن اکثر القراء تبدل واوها ....

۳ اوپر کے اشعار کے مفہوم مخالف سے باقون کے لئے تحقیق نکلتی ہے۔

۴ اذاسکنت فاء من الفعل همزة فورش یریها حرف مد مبدلا

۵ سوی جملة الایواء.......... ....

۶ (ویبدل) للسوسی کل مسکن من الهمز مداً ....

۷ اسباب خمسہ کی وجہ سے تیرہ کلمات سوسی کے یہاں ابدال سے مستثنیٰ ہیں، جو پینتیس ۳۵ جگہ آئے ہیں، جن کو علامہ شاطبیؒ نے مذکورہ بیان کے تحت شعر نمبر ۳/۴/۵/۶/۷ میں بیان فرمایا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہمزۂ منفردہ متحرکہ مفتوحہ کا بیان

جان تو اے عزیز!
ہمزۂ مفتوحہ جبکہ فاء کلمہ کی جگہ ہو، اور بعد ضمہ کے واقع ہو، تو ورش واؤ مفتوحہ سے ابدال کرتے ہیں، جیسے یُؤَدِّہٖ سے یُوَدِّہٖ[1] وغیرہ۔

ہمزۂ متحرکہ ماقبل ساکن کے نقل حرکت کا بیان

جان تو اے عزیز!
جبکہ حرف صحیح ساکن کے بعد ہمزۂ قطعیہ متحرکہ دوسرے کلمہ میں واقع ہو، تو اس کو مفصول عام کہتے ہیں، مثلاً: قد افلح، خلوا الی، اور لام تعریف کے بعد ہمزۂ متحرکہ واقع ہو، اس کو مفصول خاص کہتے ہیں، مثلاً الارض، الاخرة.
اب جان لے کہ ورش ہمزۂ متحرکہ کی حرکت کو ماقبل کی طرف نقل کر کے ہمزہ کو حذف کر دیتے ہیں[2] بشرطیکہ وہ ساکن حروف مدہ اور میم جمع نہ ہو[3]۔

☆☆☆

---

[1] والواو عنه إن تفتح اثر الضم نحو مؤجلا

[2] وحرك لورش كل ساكن آخر صحيح بشكل الهمز واحذفه مسهلا

[3] ساکن صحیح کہہ کر غیر صحیح یعنی حروف مدہ کو نکال دیا، کہ ان میں نقل نہیں ہے، اور میم جمع میں نقل نہ ہونے کی وجہ اس میں صلہ کا ہونا ہے، جیسے علیکم انفسکم، جس کو امام شاطبیؒ نے سورۂ ام القرآن کے تحت شعر۵ میں بیان فرمایا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تحقیق وسکتہ کا بیان

جان تو اے عزیز!

مفصول عام میں خلف کے لئے سکتہ بالخلف ہے[1]، تحقیق مقدم ہے، مفصول خاص اور شیٔ اور شیئا میں صرف سکتہ ہے[2]، اور خلاد کیلئے مفصول عام میں صرف تحقیق ہے[3]، اور مفصول خاص اور شیٔ شیئا میں سکتہ بالخلف ہے[4]، سکتہ مقدم ہے تحقیق پر،

---

[1] فائدہ: امام حمزہ کیلئے سکتہ کے باب میں دو روایتیں ہیں، (۱) مفصول عام، مفصول خاص، شیئٌ اور شیئاً میں صرف خلف کیلئے سکتہ ہے، (جس سے یہ معلوم ہوا کہ خلاد کیلئے ان تینوں میں صرف تحقیق ہے) (۲) پورے امام حمزہ سے مفصول خاص او شیئٌ شیئاً میں سکتہ منقول ہے، جس سے مفصول عام میں خلف کیلئے تحقیق نکلی، اس وقت عمل دونوں روایتوں کو جمع کر کے پڑھنے کا ہے، مصنفؒ نے اسی کے پیش نظر خلف خلاد کے مذہب کو بیان فرمایا ہے۔

[2] وعندہ .... روی خلف فی الوصل سکتا مقللا

(۱) عندہ کی ضمیر کا مرجع ساکن آخر صحیح ہے، مراد مفصول عام وخاص ہے، تو یہاں سے مفصول عام میں خلف کیلئے سکتہ نکلا۔

(۲) مذکورہ شعر سے سکتہ ثابت ہوا رہی وجہ ثانی (تحقیق) تو وہ ------

.. وبعضھم لدی اللام للتعریف عن حمزۃ تلا کے مفہوم مخالف سے نکلتی ہے۔

[3] وبسکت فی شیء، وشیئا وبعضھم لدی اللام للتعریف عن حمزۃ تلا

[4] وعندہ .... روی خلف فی الوصل سکتا مقللا

خلف کی تعیین سے یہ نکل آیا کہ خلاد کیلئے اسمیں (مفصول عام) سکتہ نہیں ہے۔

[4] وعندہ سے مراد مفصول عام وخاص دونوں ہیں، لہذا "روی الخلف" میں خلف کی تعیین کے مفہوم مخالف سے خلاد کیلئے مفصول خاص میں تحقیق نکلتی ہے "وبعضھم لدی اللام للتعریف عن حمزۃ تلا" سے سکتہ نکلتا ہے، نیز ویسکت کی ضمیر کا مرجع خلف ہے، لہذا اس کے مفہوم مخالف سے بھی خلاد کیلئے تحقیق نکلتی ہے، اور وبعضھم .. لدی اللام للتعریف عن حمزۃ تلا ..وشیئ شیئا لم یزد سے سکتہ نکلتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لیکن بحالت وقف شیئٌ شیئاً میں تخفیفاً صرف نقل وادغام ہے، سکتہ غیر مقروٴ ہے، لہٰذا سکتہ نہ ہوگا[1]۔

وقف حمزہ و ہشام کا بیان

جان تو اے عزیز!

کلمہ موقوفہ اگر مہموز ہے، تو حمزہ و ہشام بحالت وقف ایسے ہمزہ میں مختلف انواع سے تغیرات کرتے ہیں، ان تغیرات کو تخفیفِ ہمزہ کہتے ہیں، تخفیف ہمزہ کا اطلاق ابدال، نقل، تسہیل، ادغام و حذف پر ہوتا ہے، تخفیف رسمی کی صورت میں صرف ابدال برسمہ اور حذفِ ہمزہ پر ہوتا ہے۔

ہمزہ کی باعتبار محل وقوع تین قسمیں ہیں، مبتدءہ، متوسطہ، متطرفہ، ﴿مبتدئہ﴾ جو شروع کلمہ میں ہو۔ ﴿متوسطہ﴾ جو اول اور اخیر میں نہ ہو، ﴿متطرفہ﴾ جو اخیر کلمہ میں واقع ہو، ہمزۂ مبتدءَہ کا حکم بتلا دیا گیا۔

اب جان لے کہ ہمزۂ متوسطہ حقیقی ہو یا حکمی صرف امام حمزہ سے تخفیف مروی

---

[1] وحرك به ماقبله متسكنا سے نقل اور'' وماواو اصلی تسکن قبله اوالياء فعن بعض بالادغام حملا سے ادغام نکلتا ہے (باب وقف حمزہ و ہشام)

فائدہ: مفصول خاص میں وقفاً خلف کیلئے نقل و سکتہ اور خلاد کیلئے بھی یہی دو وجہیں ہیں، مفصول عام میں وقفاً خلف کیلئے تحقیق، سکتہ، نقل اور خلاد کیلئے تحقیق و نقل ہے، (ملخصاً احیاء المعانی جلد اول)

وعن حمزة فی الوقف خلف وعنده روی خلف فی الوصل سكتا مقللا
وحرك به ماقبله متسكناً واسقطه حتی یرجع اللفظ اسهلا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے[1] اور ہمزۂ متطرفہ کی تخفیف میں ہشام حمزہ دونوں شریک ہیں[2]۔

قاعدہ ۱: اس کے بعد جان کہ ہمزۂ متوسطہ و متطرفہ اگر ساکن ہو، خواہ اس کا سکون اصلی ہو یا عارضی اور ماقبل اس کا متحرک ہو، تو متوسط میں صرف حمزہ اور متطرفہ میں ہشام حمزہ دونوں ماقبل کی حرکت کے موافق ہمزۂ ساکنہ کا ابدال کرتے ہیں، جیسے: یُؤْمِنُوْنَ، یَأْلَمُوْنَ، اَلذِّئْبُ، اِقْرَأْ، نَبِیءْ، هَیِیءْ، اَلْمَلَأْ، اِمْرِئْ، مَلْجَأً[3]۔

لیکن کلمہ رئیاً اور تؤوی میں ادغام بالخلف ہے[4] اور اَنْبِئْهُمْ، نَبِّئْهُمْ میں ابدال کے بعد یا کی وجہ سے ہاء کو بالکسر بھی پڑھتے ہیں[5]۔

قاعدہ ۲: اور اگر ہمزۂ متوسطہ و متطرفہ متحرک ہو، اور ماقبل ساکن ہو لیکن یہ ساکن مدہ نہ ہو، نیز (الف واو) یا (یائے زائدہ) نہ ہو، تو متوسط میں صرف حمزہ اور

---

۱ وحمزۃ عند الوقف سهل همزه اذا کان وسطا او تطرف منزلا

۲ .... ومثله یقول هشام ماتطرف مسهلا

۳ فابدله عنه حرف مد مسکنا ومن قبله تحریکه قد تنزلا

۴ ورئیا علی اظهاره وادّغامه ....

نوٹ: مذکورہ دونوں کلمات میں ابدال تو ہوگا مگر بعد ابدال کے ادغام میں خلف ہے، یعنی اظہار وادغام دونوں صحیح ہے، مثلاً رِیْئیاً رِیّاً، رُوْیا کا بھی یہی حکم ہے۔

۵ .... وبعض بکسر الهاء لیاء تحولا

چونکہ علامہ شاطبی علیہ الرحمہ نے ابدال کے بعد ہاء کے کسرے کو لفظ بعض سے بیان فرمایا ہے، اسلئے مطلب یہ ہے کہ صحیح دونوں ہیں، البتہ ضمۂ ہاء جمہور کا مسلک ہے، اور ابوالفتح کا طریق ہے، تو ہاء کا کسرہ ابن غلبون کا طریق ہے، علامہ جزریؒ والضم هو القیاس فرما کر ضمہ کو قرین قیاس فرما رہے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

متطرفہ میں حمزہ وہشام دونوں ہمزہ کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دے دیتے ہیں، اور ہمزہ کو حذف کر دیتے ہیں، مثلاً یَجْئَرُوْنَ اور یَسْئَمُوْنَ سے یَجَرُوْنَ اور یَسَمُوْنَ اور مَسْئُوْلًا سے مَسُوْلًا اور اَلْقُرْاٰنُ سے اَلْقُرَانُ اور دِفْءٌ سے دِفٌ اور اَلْخَبْءُ سے الْخَبُ اور سَوْاٰتِهِمَا سے سَوَاتِهِمَا اور مَوْئِلًا سے مَوِلًا اور شَيْءٌ سے شَيٌ اور سَوْءٌ سے سَوٌ، اَلسَّوْءُ سے اَلسَّوُ، سِيْئَتْ سے سِيَتْ اور جِيْءَ سے جِيَ اور سِيْءَ سے سِيَ۔[1] لیکن اگر ہمزۂ متوسط متحرکہ کے ماقبل ساکن واو یا یائے اصلی واقع ہوں، (مدہ ہو یا غیر مدہ) تو اس صورت میں ابدال کے بعد ادغام مروی ہے، جیسے سَوْاٰتِهِمَا سے سَوَّاتِهِمَا، شَيْءٌ سے شَيٌّ، اَلسَّوْءُ سے اَلسَّوُّ، سِيْئَتْ سے سِيَّتْ، جِيْءَ سے جِيَّ، سِيْءَ سے سِيَّ، سُوْءَ سے سُوَّ۔[2]

قاعدہ ۳: اور اگر ہمزۂ متوسط متحرکہ ہو، اور ماقبل ساکن الف ہو، تو فقط حمزہ تسہیل کرتے ہیں، جیسے جاءهم، اٰباءهم، الملائكة۔[3]

---

[1] وحرك به ما قبله متسكنا واسقطه حتى يرجع اللفظ اسهلا

[2] وما واو اصلى تسكن قبله او الياء فعن بعض بالادغام حملا

فائدہ:- (۱) متوسط کے ساتھ متطرفہ کا بھی یہی حکم ہے، چنانچہ مثالیں دونوں طرح کی ہیں (۲) فعن بعض سے اشارہ یہ ہے کہ ماسوا بعض دوسرے نقل کرتے ہیں، اس طرح صورت مذکورہ میں نقل وادغام دو وجہ ہیں، تاکہ اصلیہ اور زائدہ میں تمیز ہو جائے کہ زائدہ میں محض ادغام ہے۔

[3] سوى انه من بعدما الف جرى يسهله مهما توسط مدخلا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قاعدہ ۴: اور اگر ہمزہ متطرفہ متحرکہ ہے، تو اب ہشام، حمزہ دونوں اسی ہمزہ کو الف سے بدل دیتے ہیں، اب دو الف جمع ہوئے، لہٰذا اجتماع ساکنین کی وجہ سے اگر پہلا الف حذف کیا جائے، تو قصر ہی ہوگا، اور اگر ثانی الف حذف کیا جائے، تو قصر اور مد دونوں جائز ہیں[1]، بر بنائے مذہب ہشام وحمزہ توسط اور طول پڑھنا ثابت ہے۔

قاعدہ ۵: اور اگر ہمزۂ متوسطہ یا متطرفہ متحرکہ کے ماقبل واؤ یا یاء ساکنہ زائدتین واقع ہوں، تو اس صورت میں متوسطہ میں صرف حمزہ اور متطرفہ میں حمزہ وہشام دونوں سے صرف ابدال وادغام مروی ہے، جیسے خطیئته سے خطیته، قروءة سے قروّة، بریٓءٌ سے بریّ، النسیٓءُ سے النسیّ، هنیٓئاً سے هنیّاً۔[2]

قاعدہ ۶: اور اگر ہمزۂ متحرکہ بعد حرکت کے واقع ہو، تو نو صورتیں ہیں، ہمزہ مفتوحہ بعد حرکات ثلاثہ جیسے سَأَلْتهم، یُؤَیّد، خاطِئَه، ہمزہ مکسورہ بعد حرکات ثلاثہ مثلاً، خاطِئِین، بَئِیس، سُئِلوا ہمزۂ مضمومہ بعد حرکات ثلاثہ، مثلاً رُؤُسکم، رؤُف، مستهزؤُن۔

﴿۱﴾ اس کے بعد جان کہ جو ہمزۂ مفتوحہ بعد کسرہ ہو، اس کو صرف یاء سے ابدال کرتے ہیں، جیسے خاطئَة ناشئَة سے خاطِیَةٌ ناشِیَةٌ اور مائة سے مِیَة،

﴿۲﴾ اور جو ہمزۂ مفتوحہ بعد ضمہ کے واقع ہو، اس کو واؤ سے ابدال کرتے ہیں، جیسے یُؤَلِّف سے یوَلِّف، یؤَیِّد سے یوَیِّدُ، یُؤَخِرُ سے یُوَخِرُ، مؤَجلاً سے مُوَجَّلاً[3]،

---

[1] ویبدله مهما تطرف مثله ویقصر او یمضی علی المد اطولا

[2] ویدغم فیه الواو والیاء مبدلا اذا زیدتا من قبل حتی یفصلا

[3] ویسمع بعد الکسر والضم همزه لدی فتحه یاءً وواواً محولا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿۳﴾ اور ہمزۂ مضمومہ ماقبل مکسور اور ہمزۂ مکسورہ ماقبل مضموم میں تسہیل ابدال دونوں ہیں، تسہیل عند السیبویہ وابدال عند الاخفش، اور ابدال کی صورت میں سنلوا سے سولو، سئل سے سُوِلَ، فمالئو سے فمالیون، انبئونی سے انبیونی[۱]، باقی پانچ صورتوں میں بالاتفاق تسہیل ہے[۲]۔

قاعدہ ۷: جو ہمزۂ متوسط بزوائد ہو، یعنی ہاء تنبیہ یا ءندا اور لام (خواہ جارہ ہو، تاکید کا ہو یا ابتدائیہ ہو) ہمزہ سین فاء باء کاف واؤ لام تعریف کی وجہ سے متوسط ہو گیا، اس میں تسہیل و تحقیق دونوں مروی ہے[۳]، لیکن اگر ہمزۂ مفتوحہ بعد الکسر ہو تو یاء مفتوحہ سے ابدال بھی ہوگا جیسے لابویہ سے لیبویہ[۴]، اسی طرح ہمزۂ مضمومہ بعد

---

۱ .... والاخفش بعد الکسر ذا الضم ابدلا

بیاء وعنه الواو فی عکسه ....

اور سیبویہ کی تسہیل ۔ ومن حکی فیهما کالیاء وکالواو اعضلا سے نکلتی ہے

۲ وفی غیر هذا بین بین ....

۳ وما فیه یلفی واسطاً بزوائد دخلن علیه فیه وجهان اعملا

فائدہ: وجہان سے تحقیق و تسہیل مراد ہے۔ البتہ بیان تسہیل سے لغوی تسہیل مراد ہے، نہ کہ اصطلاحی، لہٰذا تخفیف کے معنی مراد ہو کر حسب قاعدہ، یہ تخفیف ابدال، نقل اور تسہیل اس طرح مختلف صورتوں میں سے کوئی ایک صورت سے ہوگی اور وجہ ثانی تحقیق ہوگی۔

کما ها و یاء واللام والباء ونحوها ولامات تعریف لمن قد تاملا

۴ وما فیه یلفی الخ سے وجہ اول تحقیق نکلتی ہے، اور وجہ ثانی ابدال۔۔

ویسمع بعدالکسر والضم همزه لدی فتحه یاءً و واواً محولا سے نکلتی ہے،

فائدہ: ''ابدال بھی ہوگا'' سے مراد ابدال و تحقیق ہے، اور تسہیل نہیں ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الکسر ہو، تو یاء مضمومہ سے ابدال ہوگا اور وجہ ثانی تحقیق ہے، جیسے لِاُوْلَاهم سے لِيُوْلَاهم ، لِاُخْرَاهم سے لِيُخْرَاهم [1]، لام تعریف کا حکم یہ ہے کہ تخفیف نقل کے ساتھ ہے [2]۔

ترقیق راء کا بیان

جان تو اے عزیز!

سیدنا ورشؒ رائے مفتوحہ، مضمومہ، متوسطہ اور متطرفہ، منونہ ہو یا غیر منونہ، مخففہ ہو یا مشددہ ہو، جس کے ماقبل اس کلمہ میں کسرۂ لازمہ یا یاء ساکنہ پائی جاوے خواہ کسرہ اور راء کے درمیان کوئی حاجز ہو، تو اس راء کو باریک پڑھتے ہیں، جیسے الآخرة، خیرات، الذکر [3]۔ لیکن اگر ماقبل راء کے کسرہ اصلی نہ ہو، یا راء مذکورہ کے بعد کوئی حرف مستعلیہ واقع ہو اگرچہ الف فاصل ہو، جیسے الصراط، صراط، اعراض، فراق، اشراق [4]، یا کسرہ اور راء کے درمیان خاء کے سوا کوئی حرف مستعلیہ فاصل ہو، جیسے اِصراً، مِصراً، وِقراً [5]، یا راء کلمات عجمیہ میں واقع ہو جیسے ابراھیم، اسرائیل،

---

[1] والاخفش بعد الکسر ذاالضم ابدلا بیاء.......................................

[2] وحرک به ماقبله متسکنا واسقطه حتی یرجع اللفظ اسهلا

فائدہ : لام تعریف میں وجہ اول نقل ہے تو وجہ ثانی تحقیق ہے جو سکتہ سے ادا ہوگی۔

[3] ورقق ورش کل راء وقبلها مسکنةً یاءٌ اوالکسر موصلا

ولم یر فصلا ساکنا بعد کسرة ....

[4] وما بعد کسر عارض ....

وما حرف الاستعلاء بعد فراؤه لکلهم التفخیم فیها تذللا

فائدہ : وما حرف الخ کے عموم میں راء ساکنہ وغیر ساکنہ، نیز راء و مستعلیہ کے مابین الف فاصل کا ہونا اور نہ ہونا بھی صورتیں داخل ہیں، بشرطیکہ راء کے بعد مستعلیہ اسی کلمہ میں ہو۔

[5] ولم یر فصلا ساکنا بعد کسرة سوی حرف الاستعلاء سوی الخاء فکمّلا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عمران، یا ایک کلمہ میں راء مکرر واقع ہو، جیسے فِرَاراً، اِسْرَاراً، مِدْرَاراً .

تو سیدنا ورش سے بھی جمیع قراء کے موافق راء مفخم مروی ہے[1]، اور جو کلمات غیر مشددہ فعلاً کے وزن پر ہوں جیسے ذِکْراً، وِزْراً، صِھْراً، سِتْراً، حِجْراً[2]، اسی طرح حیران کی راء میں ترقیق بالخلف ہے، البتہ تفخیم مقدم ہے[3]۔

تغلیظ لام کا بیان

جان تو اے عزیز!

تغلیظ لام پُر پڑھنے کو کہتے ہیں، اب جان لے کہ ہر لام مفتوحہ، مخففہ ہو یا مشددہ جبکہ اس کے ماقبل ص، ط، ظ میں سے کوئی حرف مفتوحہ یا ساکنہ واقع ہو، تو سیدنا ورش سے تغلیظ لام بلا خلف مروی ہے، جیسے الصلوٰة، صلی، اصلاحاً، طلقتم، ظلام وغیرہ[4]، ہاں اگر مذکورہ حروف اور لام کے درمیان الف فاصل ہو، جیسے فصالاً، طال، یا لام پر وقف کردیا جاوے، جیسے یوصل، بطل، ظل تو تغلیظ لام بالخلف

---

[1] وفخمها فی الاعجمی وفی ارم   وتکریرها حتی یری متعذلا

[2] وتفخیمه ذکراً وستراً وبابه   لدی جلة الاصحاب أعْمَرُ أرْحُلَا

فائدہ : اعمر اسم تفضیل ہے جس کے معنی بہت آباد۔ ارحلا باعتبار منزل کے، شاطبیؒ نے تفخیم کے لئے اعمر، ارحلا کہہ کر اسی کی تقدیم کی طرف اشارہ کردیا۔

[3] ....   وحیران بالتفخیم بعض تقبلا

[4] وغلظ ورش فتح لام لصادها   او الطاء او للظاء قبل تنزلا

اذا فتحت او سکنت کصلاتهم   ومطلع ایضاً ثم ظل ویوصلا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مروی ہے[1] لیکن تغلیظ افضل ہے[2]، ذوات الیاء غیر فواصل میں فتح کے ساتھ تغلیظ اور امالہ کے ساتھ ترقیق ہے اس لئے کہ تغلیظ اور امالہ ضدین جمع نہیں ہو سکتے[3]، سیدنا ورشؒ سے فواصل میں بوجہ امالہ صرف ترقیق ہے[4] اسلئے کہ سیدنا ورشؒ سے رؤوس الآیۃ میں ترکِ امالہ مروی نہیں ہے، لہٰذا تغلیظ بھی نہیں ہے۔

خلف کے ادغام تام کا بیان

جان تو اے عزیز!

نون ساکن اور تنوین کے بعد اگر واو یا یاء آئے، تو خلف سے ادغامِ تام مروی ہے[5]، باقی احوال کحفص ہیں۔

امالہ کی تعریف اور اس کے اقسام کا بیان

جان تو اے عزیز!

امالہ کے لغوی معنی مائل کرنا اور اصطلاح قراء میں امالہ یہ ہے کہ فتحہ کو کسرہ کی

---

[1] وفی طال خلف مع فصالا وعندما یسکن وقفا..........

[2] ...... " ...... " ...... " ...... " ...... " ...... " ...... " والمفخم فضلا

[3] وحکم ذوات الیاء منها کھذہ یعنی اوپر کی طرح اس میں بھی بالخلف تغلیظ ہے جس میں بربناء اصل تغلیظ اور بوجہ امالہ ترقیق ہے۔

[4] .... وعند رؤوس الآیۃ ترقیقها اعتلا

[5] .... وفی الواو والیاء دونها خلف تلا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طرف اور الف کو یاء کی طرف مائل کر کے پڑھنا۔

اگر یہ میلان یاء کی طرف زیادہ ہو، تو امالہ کبری اور اضجاع کہتے ہیں، اور اگر یاء کی طرف میلان کم اور الف کی طرف زیادہ ہو، تو اس کو تقلیل اور امالہ صغری کہتے ہیں، اور صرف فتحہ کو کسرہ کی طرف مائل کر کے پڑھا جائے، تو یہ امالہ بالحرکت ہے، ان سب کی ضد فتح ہے۔

امالۂ کبری اور تقلیل کا بیان

جان تو اے عزیز!

قاعدہ [۱]: کہ کلمات ذوات الیاء کے الفات متطرفہ خواہ مرسوم بالیاء ہوں یا نہ ہوں جیسے **الھوی** ، **الھدی**، **الزنا** [۲]، اور الفات تانیث جیسے **الدنیا** ، **الانثی**، اور وہ الفات متطرفہ جو مرسوم بالیاء ہوں جیسے **متی** ، **بلی** ، **عسی** ، یائی ہوں یا واوی [۳]، اور ان کلمات کے الفات جو مزید بن جانے سے ذوات الیاء ہو گئے ہوں جیسے **الادنی**، **الاعلی**، **الازکی** [۴]۔

ان تمام الفات میں حمزہ کسائی امالۂ کبری کرتے ہیں [۵] اور سیدنا ورشؒ کے لئے

---

[۱] وحمزة منهم و الکسائی بعده ۔ أمالا ذوات الیاء حیث تأصلا

[۲] .... وفی الف التانیث فی الکل میلا

[۳] وما رسموا بالیاء ....

[۴] وکل ثلاثی یزید فانه ۔ ممال ....

[۵] وحمزة منهم و الکسائی بعده ۔ أما لا ذوات الیاء حیث تاصلا
اس کے بعد ناظم نے مذکورہ چاروں صورتوں کو بیان فرمایا ہے۔

[۶] البتہ سور احدی عشر میں سے تلاھا، طحاھا، دحاھا اور سجی میں صرف کسائی سے امالہ ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ذوات الیاء میں اور رؤوس الآیہ کے ذوات الیاء میں جو ہاء کے ساتھ ہو جیسے ذَحٰھَا، طَحٰھَا، تَلٰھَا میں بالخلف تقلیل ہے[۱]، البتہ ذوات الیاء کے رؤوس الآیۃ میں جو ہاء کے ساتھ نہ ہوں اور ذوات الراء میں سیدنا ورشؒ کے لئے بلا خلف تقلیل ہے[۲]۔

قاعدہ ۲: اور ذوات الیاء میں جو فَعلی، فِعلی، فُعلی کے وزن پر ہو اسی طرح گیارہ سورتوں[۳] کے فواصل کے الفات متطرفہ میں (خواہ مذکورہ اوزان پر ہو یا نہ ہو) بصری کے لئے بلا خلف تقلیل ہے[۴]۔

قاعدہ ۳: اور ذوات الراء کے الفات متطرفہ میں خواہ کسی وزن پر ہوں، اسم ہو یا فعل بصری کے لئے مطلقاً کبریٰ ہے، جیسے بشری، ذکری، نصاری، سکاریٰ، اشتری[۵] لیکن سورۂ یوسف کے بشریٰ میں فتح تقلیل اور امالہ تینوں ہے اور پڑھنے میں ترتیب یہی ہے[۶]۔ اور ان الفات میں حمزہ کسائی کے لئے امالۂ کبریٰ ہے[۷]۔

۱۔ وذوات الیاء له خلف جملا ....
غیر ماھا فیه فاحضر مکملا ....

۲۔ وذوالراء ورش بین بین ....
ولکن رؤوس الآی قد قل فتحها ....

۳۔ طه، نجم، معارج، قیامه، نازعات، عبس، اعلی، الشمس، واللیل، والضحی، علق،

۴۔ وکیف اتت فعلی وآخر آی ما تقدم للبصری ....

۵۔ .... سوی راھما اعتلا

۶۔ .... وکلاھما عن ابی العلاء والفتح عنه تفضلا

۷۔ وما بعد راء (شـ)اع (حـ)كما ....

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قاعدہ ؎ : اور اگر کلمات ذوات الراء کے الفات قبل السکون ہوں، تو سوسی کے لئے بحالت وصل بالخلف امالہ بالحرکت ہے جیسے نَرَی اللّٰہَ[1]

ان کلمات کے امالہ کا بیان جو بوجہ کسرہ ہو

جان تو اے عزیز!

وہ الفات جس کے بعد راء متطرفہ حقیقیہ مجرور ہو، اور کافرین الکافرین میں ابوعمرو بصری اور دوری علی امالۂ کبری کرتے ہیں[2]، اور ورشؒ سے بلا خلف تقلیل مروی ہے جیسے ابصارھم، اٰثارھم، النار، القھار وغیرہ[3]، اور الناس مجرور میں صرف دوری بصری نے بلا خلف امالہ کیا ہے[4]۔

اور وہ الفات جو بین الرائین واقع ہوں تو ابوعمرو بصری اور کسائی کے لئے امالہ کبری اور ورشؒ وحمزہ کے لئے بلا خلف تقلیل ہے جیسے الابرار، القرار، الاشرار وغیرہ[5]۔

ؔ[1] وقبل سکون .. وذوالراء فیه الخلف فی الوصل (یـ)ـحتلا

ؔ[2] وفی الفات قبل راء طرف أتت بکسر أمل (تـ)ـدعی (حـ)ـمید او تقبلا

ومع کافرین الکافرین بیائه ....

ؔ[3] .... وورش جمیع الباب کان مقللا

فائدہ: جمیع الباب سے مراد وہ سارے کلمات ہیں جو حاشیہ ۲ کے ذیل میں بیان ہوئے۔

ؔ[4] .... وخلفهم فی الناس فی الجر (حـ)ـصلا

نوٹ:- یاد رہے کہ یہاں خلفھم سے مراد خلف مرتب ہے یعنی بصری کے پہلے راوی دوری بصری کے لئے امالہ اور دوسرے راوی سوسی کے لئے فتحہ ہے لہٰذا خلفھم سے اصطلاحی خلف مراد نہیں ہے۔

ؔ[5] واضجاع ذی رائین (حـ)ـج (ر)واته کالابرار والتقلیل (جـ)ـادل (فـ)ـیصلا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مختصات دوری علی کا بیان

جان تو اے عزیز!

اذانھم ، اذاننا ، طغیانھم ، ھدای ، مثوای ، محیای ، رؤیاك ، بارئکم ، الباری ، سارعوا ، یسارعون ، نسارع اور الجار دوجگہ اور جارین دوجگہ اور الجوار سورۂ رحمٰن وکورت اور شوریٰ میں اور من انصاری الی اللہ دوجگہ اور مشکوۃ ان تمام کلمات کے الفات میں صرف دوری علی سے امالۂ کبریٰ مروی ہے[1]۔

افعال عشرہ کے الفات متوسطہ کے امالہ کا بیان

جان تو اے عزیز!

افعال عشرہ جاء، شاء، زاد، خاف، خاب، حاق، ضاق، طاب، زاغ، ران کے الفات متوسطہ میں سوائے زاغت کے امام حمزہ امالہ کبریٰ کرتے ہیں[2] اور ابن ذکوان صرف جاء، شاء میں بلا خلف اور سورۂ بقرہ کے زاد اول یعنی فزادھم اللہ مرضاً کے علاوہ ہر جگہ امالہ بالخلف کرتے ہیں[3]۔

---

[1] واضجاع انصاری (تـ)میم وسارعوا   نسارع والباری ،بارئکم تلا
وآذانهم طغیانهم ویسارعو   ن أذاننا عنه الجواری تمثلا
ورؤیاك مع مثوای عنه لحفصهم   ومحیای مشکوة هُدَایَ قدانجلا
وجبارین والجاری (تـ)ـمموا

[2] وکیف الثلاثی غیر زاغت بماضی   أمل خاب خافوا طاب ضاقت (فـ)ـتحملا
وحاق وزاغوا جاء شاء وزاد (فـ)ـز
وقل صحبة بل ران واصحب معدلا

[3] وجاء ابن ذکوان وفی شاء میلا
فزادھم اولی وفی الغیر خلفه

نوٹ:- ازاغ میں رباعی کلمہ ہونے کی وجہ سے امالہ نہ ہوگا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مختصات ابن ذکوان کا بیان

جان تو اے عزیز!

حمارك، الحمار، والمحراب، واكراههن، والاكرام وعمران کے الفات میں ابن ذکوان نے بالخلف اور محراب مجرور میں بلا خلف امالہ کیا ہے[1]۔

کلمۂ رئی ء کے امالہ کا بیان

جان تو اے عزیز!

الف رائی کے بعد جب حرف متحرک واقع ہو اسم ظاہر ہو یا ضمیر جیسے را کوکباً، را ایديهم، واذا راك، واذا راها وغیرہ تو ابن ذکوان شعبہ اور حمزہ کسائی کے لئے را اور ہمزہ دونوں میں امالہ ہوگا[2]، ابوعمرو بصری کے لئے صرف ہمزہ میں امالہ ہوگا[3]، لیکن اگر الف رائی کے بعد حرفِ ساکن واقع ہو تو شعبہ اور حمزہ کے لئے وصلاً راء میں امالہ ہوگا[4] اور وقفاً مثل قاعدہ مذکورہ کے مذکورین امالہ کریں گے[5]۔

---

[1] حمارك والمحراب اكراههن وال — حمار وفي الاكرام عمران مثلا
وكل بخلف لابن ذكوان غيرما — يجر من المحراب فاعلم لتعملا

[2] وحرفي رأى كلا أمِل (م)ـزن صحبة — (سورۃ الانعام)

[3] .... وفي همزه (حـ)ـسن

[4] وقبل السكون الرا أمِل (فـ)ـی (صـ)ـفا

[5] وقبل سكون قف بما في اصولهم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہاءتانیث کے امالہ کا بیان

جان تو اے عزیز!

ہائے تانیث کے ماقبل اگر مفتوح ہو تو امام کسائی بحالت وقف ہائے تانیث کے ماقبل کے فتحہ میں امالۂ کبری کرتے ہیں[۱]۔ لیکن اگر ہائے تانیث سے پہلے الف ہو تو امالہ نہ ہوگا۔

یاءاضافت کا بیان

جان تو اے عزیز!

یاءاضافت سے مراد یاء متکلم ہے، جو اسم، فعل اور حرف کے ساتھ کاف وہاء ضمیر کے مانند ملحق ہوتی ہے، جیسے نفسي، فطرتي، انني دیگر ضمائر کی طرح ہمیشہ زائد ہوتی ہے، اس میں قراء رحمہ اللہ تعالی کا اختلاف فتح وسکون کا ہوتا ہے۔

اب جان لے کہ جس میں یاءاضافت کے بعد ہمزہ مفتوح واقع ہو، تو سما اس یاءاضافت کو مفتوح پڑھتے ہیں، جیسے اِنِّیٓ اَخۡلُقُ[۲] لیکن نافع اور ابو عمرو بصری فاذکروني اذکرکم، ادعوني استجب لکم، ذروني اقتل ان تین کلمات میں ساکن پڑھتے ہیں[۳]۔

---

[۱] وفی هاء تانیث الوقوف وقبلها ممال الکسائی
.... وبعضهم سوی الف عند الکسائی میلا

[۲] فتسعون مع همزة بفتح وتسعها (سـ)ـما فتحها

[۳] ذروني وادعوني اذكروني فتحها (د)واء............................

فائدہ:- اس کے مفہوم مخالف سے نافع اور ابو عمرو بصری کے لئے سکون نکلتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یاءاتِ زوائد کا بیان

جان تو اے عزیز!

یاءاتِ زوائد ان کو کہتے ہیں جو مصاحف عثمانیہ میں مرسوم نہیں ہے، اور ان میں صرف وصلاً وقفاً حذف واثبات کا اختلاف ہوتا ہے، اب جان لے کہ نافع بصری حمزہ کسائی وصلاً یاء زائد کرتے ہیں[1] اور ابن کثیر مکی بلا خلف اور ہشام بالخلف وصلاً ووقفاً یا زائد کرتے ہیں[2]۔

وقف علی مرسوم الخط کا بیان

جان تو اے عزیز!

نافع ابوعمرو بصری اور ائمۂ کوفیین سے منصوص ہے، کہ وقف تابع رسم الخط کے ہوتا ہے[3]، دوسرے قراء سے منصوص نہیں ہے، لیکن اہلِ اداء نے ان کے لئے بھی اتباع رسم کو مستحسن قرار دیا ہے، لیکن جو تاءِ تانیث مصاحف میں مرسوم بالتاء ہوں، جیسے نعمت، رحمت، سنت، امرأت، معصیت وغیرہ، ان پر ابن کثیر مکی، ابوعمرو بصری، اور کسائی کے لئے وقف بالہاء ہے[4]۔

---

[1] وفی الوصل (حـ)ـماد (شـ)ـکور (ا)مامه لیکن سورۂ نمل کے اتمدونني میں حمزہ کے لئے وصلاً وقفاً دونوں حالت میں اثبات ہے۔

[2] وتثبت فی الحالین (دُ)رًّا (لـ)ـوا معا بخلف

[3] وکوفیهم والمازنی ونافع عنوا باتباع الخط فی الوقف الابتلا

[4] اذا کتبت بالتاء هاء مؤنث فبالهاء قف (حق)ـا (ر)ـضاومعوّلا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور افرئیتم اللات، ومرضات، وذات بهجة، ولات حین مناص، هیهات ان کلمات خمسہ میں صرف کسائی کے لئے وقف بالهاء ہے[1] لیکن بزی هیهات میں بلا خلف وقف بالهاء کرتے ہیں[2] اور ما استفہامیہ مجرور بحرف جر کے بعد وقفاً بالخلف ہائے سکتہ زیادہ کرتے ہیں، جیسے لِمَہْ، بِمَہْ، فِیمَہْ، مِمَّہْ، عَمَّہْ[3].

ترجیع کا بیان

جان تو اے عزیز!

ذوات الیاء اور مد بدل اگر کسی آیت میں جمع ہوجائیں تو جمع الجمع میں فتح مع القصر والطول اور تقلیل مع التوسط والطول چار وجوہ پڑھنا چاہئے۔

اور اگر مدلین کے ساتھ مد بدل ایک کلمہ میں واقع ہو، مثلاً سوآتهما یا دو کلموں میں تو اس وقت بھی ترجیع ہوگی، لیکن ایک کلمہ میں ہو تو قصر مع التثلیث اور توسط مع التوسط چار وجہیں مقروء ہوں گی، اور اگر مد بدل اور مدلین متصل دو کلموں میں واقع ہوں، مثلاً اٰتیتموهن شیئاً تو تثلیث مع التوسط اور طول مع الطول ہوگا۔

---

[1] وفی اللات مع مرضات مع ذات بهجة ولات (ر)ضا هیهات (هـ)ـادیه (ر)فلا

[2] .... هیهات (هـ)ـادیه (رفلا)

[3] وفیمه وممه قف وعمه لمه بمه بخلف عن البزی وادفع مجهلا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اختلاف قراءات وروایات،کو جمع کر کے پڑھنے کا بیان

جان تو اے عزیز!

قرآن مجید کے الفاظ بھی مقصود بالذات ہیں، ان کے انوار و برکات کا مشاہدہ اہل بصیرت سے مخفی نہیں ہے، وحی متلو کے مختلف طرقِ ادا متواترہ، جو زبانِ نبوت ﷺ سے منطوق اور سُنّتِ مُتّبَعہ ہیں، امت کے ان بزرگوں نے جو خدمت قرآن مجید کے شرف سے مشرف ہوئے، تمام طرق ادا متواترہ کے ادا کرنے کا پورا اہتمام فرمایا، اور اس عظیم سنت پر عمل کر کے اس کے انوار سے مستفیض ہوئے۔

مشائخ قراءؒ کے مابین قرأت روایات مختلفہ متواترہ کے ادا کے لئے طریق جمع الجمع مروج ہے، اس کے تین طریقے ہیں، اول جمع وقفی، دوم جمع عطفی، سوم جمع حرفی۔

ترتیب رجال اور طریق جمع الجمع کا بیان

جان تو اے عزیز!

اداءِ قرأت میں سیدنا امام نافعؒ کی قرأت اور اداءِ روایات میں سیدنا قالونؒ کی روایت مابین المشائخؒ مقدم کرنا معمول ہے، سکون مد میں سکون مقدم ہے، مد قصر میں قصر مقدم ہے، سکتہ تحقیق میں تحقیق مقدم ہے۔

اگر مبدأ سے موقف تک ہر ایک کے لئے علیحدہ علیحدہ پڑھا جائے، تو جمع وقفی ہے، اور اگر مبدأ سے موقف تک سیدنا قالونؒ کی روایت پڑھی جائے، اس میں جو قراء وروا‌ۃ سیدنا قالونؒ کے موافق ہوں گے، شریک سمجھے جائیں گے، اور جو قراء مختلف ہوں گے، ان کے لئے بذریعہ عطف ادا کریں گے، جو اختلاف موقف سے قریب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوگا، اس کو پہلے ادا کیا جائیگا، بشرطیکہ اوپر اس قاری کا اختلاف نہ ہو، تاکہ عطف صحیح ہو سکے، اس کے بعد اوپر والا اختلاف اسی شرط کے ساتھ ادا کیا جائیگا۔

خلاصہ یہ ہے کہ جب کسی آیت میں کئی اختلاف ہوں، تو ترتیب اقرب واجب ہے، اور اگر کلمہ میں اختلاف ہو، تو ترتیب رجال واجب ہے اس ترتیب کو اقرب فالاقرب اور جمع عطفی کہتے ہیں۔

اور اگر مبدأ سے موقف تک اس طرح پڑھے کہ درمیان میں جس کلمہ میں جس قدر اختلافات ہوں، ترتیب رجال کے ساتھ اسی جگہ پر ادا کر لئے جائیں، تو اس کو جمع حرفی کہتے ہیں، جمع حرفی میں ایک لفظ سے بھی وجہ پوری کر لی جائے، اگرچہ مضاف ہو یا عامل ہو، جہاں پر وقف اضطراری جائز، وہاں جمع حرفی بھی جائز ہے۔

جمع حرفی میں اصل اعادہ بالوصل ہے، لیکن اگر اعادہ بالوصل سے وجہ پیدا ہو، تو اعادہ بالوقف سے اختلاف ادا کرنا چاہئے، اسی طرح اگر اختلاف دو کلمہ سے متعلق ہو، مثلاً مد منفصل سکتہ وغیرہ، تو دوسرے کلمہ کو ملا کر اعادہ بالوصل سے اختلاف ادا کیا جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

هٰذَا آخِرُمَايَسَّرَاللّٰهُ تَعَالٰى جَمْعَهٗ فى هٰذهِ الرِّسَالَةِ، والْحَمدالله على اِتْمَامِها، ونسئَلُ اللّٰهَ تعالى أَنْ يَنْفَعَ بِها، وَاَنْ يَّجْعَلَها خالصاً لِوَجْهِ الْكَرِيْمِ، وسببًا لِلْفَوزِ بجنّاتِ النَّعِيْمِ، والمسئولُ مَنْ اطّلَعَ عليها مِنْ سادتِيْ، اِذا رَئٰ فيها عيبًا اَنْ يُصْلِحَهٗ بِرِفْقٍ وَلِيْنٍ، فَاِنَّ مَنْ اَلَّفَ فَقَدِ اسْتَهْدَفَ والانسانُ مَحَلُّ الْخَطَاِ وَالنِّسيانِ خصوصًا فى هذا الزمانِ اللَّذِى كَثُرَتْ فيه الشواغلُ والهمومُ، وعَظُمَتْ فيه الشدائدُ والغمومُ.

فَنسأَلُ اللّٰهَ تعالى اَنْ يُنَجِّيَنَا مِنْ عذابِ جهنَّم، فَنَحْمَدُ اللّٰهَ على

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الآئِه، ونُصَلِّي ونُسَلِّمُ على اَنْبِيَائِه خصوصًا على سيدنا وسيِّدِ المرسلينَ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ ومحبوب رَبِّ الْعَالمين، صلوةً وسلاماً دائِمَيْنِ متلازِمَيْنِ الى يوم الدين، كُلَّمَا ذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ وكلما غَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ الْغَافلونَ، وعلى آله واصحابِه، وَمَنْ وَّالَاهُمْ مِنْ اَعِزَّةِ اَحْبَابِه يا رب العالمين .

اَلْفَــــــــقِيْر

اَنِيْس اَحْمَد خَان عفا الله عنه

بِمنه وكرمه، الفيض آبادى

٩ / ٨ / ١٣٩٨ھ

١٦ / ٨ / ١٩٧٨ء

بحمد الله تمت

فلاحی کتب خانہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

قراءت اکیڈمی کی اہم مطبوعات

نمبر شمار	نام کتاب	زبان	نمبر شمار	نام کتاب	زبان
۱	النشر فی القرآت	عربی	۲۶	فوائد مکیہ مع معرفۃ الرسوم	اردو
۲	الوافی فی شرح شاطبیہ	عربی	۲۷	الایضاح	عربی
۳	غیث النفع	عربی	۲۸	المقدمۃ الجزریہ	عربی
۴	البدور الزاہرہ	عربی	۲۹	خلاصۃ البیان	عربی
۵	شرح السمنودی	عربی	۳۰	اصول الدرۃ المضیہ	عربی
۶	اللمع الفکریہ	عربی	۳۱	الفوائد الحتمیہ	اردو
۷	عنایات الرحمانی ۳ جلد	اردو	۳۲	جامع الوقوف مع معرفۃ الوقوف	اردو
۸	اتحاف الفضلاء البشر	عربی	۳۳	الفوائد الحسنیہ	اردو
۹	متن شاطبیہ	عربی	۳۴	الفوائد التجویدیہ	اردو
۱۰	منجد المقرئین	عربی	۳۵	مفید التجوید	اردو
۱۱	نہایۃ القول المفید	عربی	۳۶	الاقتصاد فی الضاد	اردو
۱۲	شرح سبعہ (۲ جلد)	اردو	۳۷	عذار القرآن	اردو
۱۳	الجواہر النقیہ	اردو	۳۸	فیض انیس	اردو
۱۴	تفہیم التجوید	اردو	۳۹	ضیاء القرآت	اردو
۱۵	معلم الاداء فی الوقف والابتداء	اردو	۴۰	تنویر المرآت	اردو
۱۶	احیاء المعانی	اردو	۴۱	معلم التجوید	اردو
۱۷	اسہل الموارد	اردو	۴۲	توضیحات مرضیہ	اردو
۱۸	الجواہر الضیائیہ	اردو	۴۳	معرفۃ التجوید	اردو
۱۹	امانیہ فی شرح شاطبیہ	اردو	۴۴	تعلیم التجوید (بالسوال والجواب)	اردو
۲۰	تفہیم الوقوف	اردو	۴۵	فیوض رحمانی	اردو
۲۱	شرح الجزری	اردو	۴۶	تنویر شرح تیسیر مع [illegible]	اردو
۲۲	اتحاف الانام	اردو	۴۷	کشف النظر ۳ جلد	اردو
۲۳	کمال الفرقان	اردو	۴۸	سراج القاری المبتدی	عربی
۲۴	فوائد مکیہ مع حاشیہ لمعات شمسیہ	اردو	۴۹	القرۃ المرضیہ	اردو
۲۵	کتاب التیسیر فی القراءات السبع	عربی	۵۰	معلم التجوید للمعلم المستفید	اردو

قراءت اکیڈمی

Qirat Academy

At. & Po. Tadkeshwar-394170
Distt. Surat, Gujarat, (M) 9825364632